ہاتھ میں کیا ہے؟
دست شناسی پر ایک جامع کتاب
ایچ محمد آدم آدم
Title Designed by: Ubaidullah
Tel: 7122943

ہاتھ میں کیا ہے؟

﴿دست شناسی پر ایک جامع کتاب﴾

ایچ محمد آدم آدم

مرحُوم

اِے مالکِ کُل میرے والدین پر رحم فرما .... آمین

علم و ادب

...و بازار - لاہور ۷۳۱۴۱۶۹

دیدہ زیب اور
خوبصورت کتب کا
واحد مرکز

تزئین و اہتمام
نذیر محمد' طاہر نذیر'

اشاعت ۲۰۰۲ء
سرورق
اہتمام
کمپوزنگ لاہور
مطبع
قیمت

ملنے کے پتے

مکتبہ رحمانیہ' اقرا سنٹر' اردو بازار لاہور
سعد پبلیکیشنز' فرسٹ فلور میاں مارکیٹ اردو بازار' لاہور
کوالٹی ڈیپارٹمنٹل سٹورز' کالج روڈ' بورے والا
کشمیر بک ڈپو' تلہ گنگ روڈ' چکوال
بخش بک ڈپو اردو بازار' سیالکوٹ
مسلم بک لینڈ' بینک روڈ' مظفر آباد
مکتبہ رشیدیہ' نیو جنرل' چکوال
ضیاء القرآن پبلشرز' اردو بازار' کراچی
ویلکم بک پورٹ' اردو بازار' کراچی
وہاڑی کتاب گھر- مین بازار' وہاڑی
یونیورسٹی بک ایجنسی' خیبر بازار' پشاور
رحمان بک ہاؤس' اردو بازار' کراچی
بک سنٹر علامہ اقبال چوک' سیالکوٹ
الکریم نیوز ایجنسی گول چوک' اوکاڑہ
منیر برادرز' مین بازار' جہلم
شاکر لائبریری' محلہ چوہدری پارک' ٹوبہ ٹیک سنگھ
احمد بک کارپوریشن' اقبال روڈ' راولپنڈی
اقبال بک سٹال' ریل بازار' بورے والا

اسلامی کتب خانہ' فضل الٰہی مارکیٹ اردو بازار' لاہور
مکتبہ العلم' ۱۷- اردو بازار لاہور
چوہدری بک ڈپو' مین بازار' دینہ
میاں ندیم' مین بازار' جہلم
اسلامک بک سنٹر' اردو بازار' کراچی
دارالادب' تکیہ روڈ' میاں چنوں
ضیاء القرآن پبلشرز' گنج بخش روڈ' لاہور
اشرف بک ایجنسی' کمیٹی چوک' راولپنڈی
فرید پبلشرز' نزد مقدس مسجد' اردو بازار' کراچی
شمع بک ایجنسی' فیصل آباد
کتاب گھر' علامہ اقبال روڈ' راولپنڈی
ہاشمی برادرز' مین چوک' کوٹلہ
نیو الیاس کتاب محل' کچہری بازار' جڑانوالہ
ڈائمنڈ بک ڈپو' بینک روڈ' مظفر آباد آزاد کشمیر
بختیار سنز' قصہ خوانی بازار' پشاور
ادریس کتاب محل' مین بازار' منڈی سمبڑیال
الاخوان القادری منڈی کارنر اندرون بوہڑ گیٹ ملتان

تخلیق انسانی اور پامسٹری:

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

ہم نے انسان کو عمدہ اور پسندیدہ (چنیدہ) مٹی سے پیدا کیا ہے۔

تم کو معلوم ہو اور خدا تم کو نیک بخت بنائے۔ اللہ تعالیٰ نے انسان کے واسطے دو مادے بنائے ہیں۔ ایک مادہ بعیدہ یعنی پانی، مٹی اور دوسرا مادہ قریبہ یعنی انسانی (نطفہ) بعد ازاں بقائے نوع انسانی کو بذریعہ توالد و تناسل مقرر فرمایا۔ اس طرح انسان تخلیقی عمل سے گزرتا ہے۔

پھر نطفہ قرار مکین میں منتقل ہوتا ہے پھر سات مدارج سے گزرتا ہے۔ ابتدا پانی اور مٹی، پھر نطفہ، پھر رحم مادر میں داخل ہو کر علقہ نے خون منجمد کی صورت اختیار کی، پھر گوشت کا لوتھڑا بنا، پھر اس میں رگیں اور ہڈیاں پیدا ہوئیں، پھر ان پر گوشت پوست بنا۔ یعنی کھال پیدا ہوئی۔ پھر زمین پر قدم رکھا۔ چنانچہ خداوند قدوس پھر فرماتے ہیں۔

ترجمہ: پس اللہ تعالیٰ اپنی برکت سے بہترین تخلیق کرتا ہے۔

ان سات مراحل سے گزر کر انسان پیدا ہوتا ہے۔ اور اس سے قبل رحم مادر میں بھی سات منازل ستاروں کی طے کرتا ہے۔ یہ ساتوں ستارے رحم مادر میں بچے کی تربیت اور اسکی تاثیر مرتب کرتے ہیں۔ اعضائے انسانی ان ستاروں کی نگرانی

میں ،تمازت وتوانائی سے نشونما پاتے ہیں۔ بعدازاں بچے کی پیدائش ہوتی ہے۔
حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی روایت ہے۔ہم سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے ہر ایک کی پیدائش ماں کے پیٹ میں اس طرح ہوتی ہے کہ چالیس روز میں نطفہ مجتمع ہوتا ہے۔ پھر اتنے ہی عرصہ میں علقہ بنتا ہے پھر اسی انداز سے مضغہ پھر چوتھے مہینے اس میں روح پھونکنے کے لیے فرشتہ بھیجا جاتا ہے۔ یہ فرشتہ اس بچے کی زندگی کے اوراق مرتب کرتا ہے۔ اور زندگی کی اس کتاب یعنی ہاتھ میں چار باتیں لکھتا ہے۔ نمبر۱ رزق، نمبر۲ عمل، نمبر۳ عمر، نمبر۴ نتیجہ۔ سعید یا شقی یعنی نیک یا بد۔ پھر روح پھونک کر اس کے زندگی کے ابتدائی اوراق مکمل کرتا ہے اور چلا جاتا ہے۔

دنیا میں بچے کی آمد:

پھر ٹھیک نو ماہ کے بعد رحم مادر سے منتقل ہو کر بچہ دنیا میں قدم رکھتا ہے۔ اس کی پیدائش کے وقت چند فرشتے نازل ہوتے ہیں۔ گھر کا ماحول حالات مرتب کرتے ہیں۔ پھر بچے کی زندگی کی گائیڈ لائین (رہنمائی لکیر) مرتب کرتے ہیں۔ یعنی پوری زندگی کا خاکہ جو صرف ہلکے پھلکے (Hints) واقعات: لکھتے ہیں مکمل زندگی کی حالات نہیں لکھ دیے جاتے بلکہ چیدہ چیدہ واقعات (کتاب علم الٰہی سے) سے ہاتھ میں درج کیے جاتے ہیں۔ جسکو ہم گائیڈ لائن کہہ سکتے ہیں۔ اور گائیڈ لائن یعنی "تقدیر مبرم" اور "تقدیر معلق" کی صورت میں مرتب کر کے کراماً

کاتبین کی ڈیوٹی صبح شام لگادی جاتی ہے۔ یہ فرشتے زندگی بھر یعنی دو صبح اور دو شام ڈیوٹی ہونے کے وقت آ کر اپنی ڈیوٹی انجام دیتے ہیں۔ اپنا کام انجام دیکر جانے والے ملائکہ اس انسانی بچہ کو آزاد چھوڑ دیتے ہیں۔ اور جوں جوں بچہ بڑا ہو کر شعور سنبھالتا ہے۔ انہی خطوط پر رواں دواں ہوتا ہے۔ جو لکھ دیا گیا۔ مگر اسکی سرشت کو آزاد قرار دیا گیا ہے اور مختلف ذرائع سے اسے بتلادیا جاتا ہے کہ اس کا راہ عمل کیا ہے۔ انبیاء کے ذریعے انبیاء کے تابعین کے ذریعے، نیک لوگوں کے ذریعے اور ماں باپ کے ذریعہ یہ علم دیا جاتا ہے کہ اچھائی کیا ہے اور برائی کیا ہے۔ یعنی نیکی اور بدی سے متعلق اسے بتادیا جاتا ہے۔ اب وہ اپنی آزاد سرشت پر چل کر یا تو نیک عمل کرلے یا خراب راستے پر چل کر برے اعمال کرے اس مسئلہ میں اس کو بالکل آزادی ہوتی ہے۔

پیدائش کے وقت بچے کا ہاتھ:

جب بچہ دنیا میں قدم رکھتا ہے تو آپ نے دیکھا ہو گا روتا پیٹتا چلا تا ہوا آتا ہے اور اس کے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بالکل بند ہوتی ہیں اگر آپ انہیں بزور کھولیں بھی تو فوراً بند کر لیتا ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ان ہتھیلیوں میں اس کی زندگی کا راز ہوتا ہے وہ راستے اور وہ پگڈنڈیاں بنی ہوتی ہیں جن پر بڑا ہو کر وہ چلے گا اور تازہ تازہ چھوٹے چھوٹے ہاتھوں پر نقوش بالکل درست ہوتے ہیں یہ بچہ اپنے ہاتھوں کو سختی سے بند کئے ہوتا ہے کہ عام لوگ گھر میں آنے جانے والے ان

حالات کا مشاہدہ نہ کرلیں ۔آپ کو معلوم ہونا چاہئے کہ بچے کے ابتدائی ہاتھ کی لکیریں بالکل صاف اور واضح ہوتی ہیں۔

ہتھیلی انسانی کتاب کا ابتدائیہ (INDEX)

کیونکہ" کتاب علم الٰہی" سے انسان کے ہاتھ پر تمام زندگی کے چیدہ چیدہ حالات مرتب کردیے جاتے ہیں۔ تمام زندگی کی تفصیل قطعی نہیں ہوتی ۔قطعی تفصیل زندگی گزرنے کے ساتھ ساتھ مکمل ہوتی رہتی ہے۔ باقی ماندہ زندگی انسان خود مرتب کرتا ہے۔ یایوں کہہ سکتے ہیں کہ انسان اپنی زندگی کو خود استوار کرتا ہے۔ انسانی ذہن اور ہاتھ کی ہتھیلیوں پر ایک زبردست ڈسک لگی ہوتی ہے۔ جس میں پہلے سے مرتب شدہ حالات اور آئندہ ریکارڈ بننے کے لیے جگہ خالی ہوتی ہے۔ آپ آجکل کی نئی نئی ایجادات سے بخوبی سمجھ سکتے ہیں۔ کہ ٹیلیفون، ڈسک، فون اور دیگر ایجادات اور انٹرنیٹ وغیرہ پر کیونکر واقعات مرتب ہوتے ہیں۔ یہ تخلیقات انسانی ہیں یعنی ان کو خود انسان نے بنایا ہے۔ اب اس خالق کائنات کا تصور کریں کہ اس نے اپنی تخلیق کو کسقدر طاقتور بنایا ہوگا۔ یعنی ذہن و دماغ اور اسکی سکرین پر مرتب ہونے والے واقعات کروڑوں بلکہ اربوں کی تعداد میں ہونگے ۔اب اس بات کو یاد رکھیں انسانی کی ہتھیلی (ہاتھ) پر زندگی کا خاکہ ایک ڈسک پر اجمالی سا مرتب ہے جبکہ اسکی تفصیل زندگی کے ساتھ ساتھ مرتب ہوتی چلی جاتی ہے۔ اس کتاب انسانی کے کل موضوعات اس پر درج
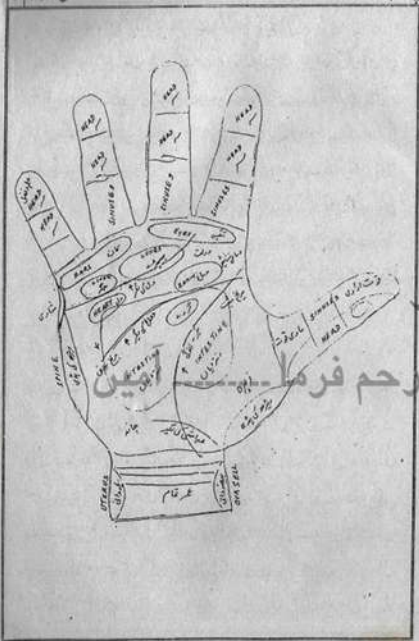
ہوتے ہیں۔ اور اس علم کے جاننے والے اس کو پڑھ لیتے ہیں۔
اب میں مزید تفصیل میں جانے سے گریز کرونگا۔ اسلام میں ان حقائق کو جانکر کسی
کو بتلانے سے منع کیا جاتا ہے۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ اگر کسی کے ہاتھ کو دیکھ کر اس کو
زندگی کے حوادث اور عام حالات کو بتا دیا جائے تو وہ پریشان ہو جائے گا۔ اور کوئی
بڑی بات خوشخبری دیدی جائے تو خوشی سے پاگل ہو جائے گا اور کاروباری
زندگی معطل کر دیگا۔ اسی لیے اس علم کے افشاء پر اسلام نے قدغن لگائی ہے۔ لیکن
یہ بات ضرور پایہ ثبوت کو پہنچتی ہے یہ علم بالکل سچا ہے۔ "جو بالکل درست ہے"
اور انسان کی پیدائش کے ساتھ ہی دنیاں میں اترا ہے۔ اور یہ علم اتنا قدیم ہے جتنا
کہ انسان کی دنیا میں پیدائش۔

پامسٹری اور میڈیکل سائنس

قارئین اب میں پامسٹری کا رشتہ میڈیکل سائنس سے جوڑتا ہوں۔ پامسٹری اور
میڈیکل سائنس میں چولی دامن کا ساتھ ہے۔ وہ اس طرح کے جو احکامات
دماغ سے شعاعوں اور اعصابی رگوں کے ذریعے ہاتھوں تک پہنچتے ہیں۔ وہ فوری
طور پر اپنے اثرات ہاتھ کی ہتھیلیوں پر چھوڑتے ہیں۔ یعنی دماغ سے باریک
باریک رگیں نکل کر ہاتھ کی ہتھیلیوں کو جاتی ہیں اور ہتھیلی کے درمیانی حصے میں
ایک گچھے کی صورت میں اکٹھی ہو جاتی ہیں۔ اور یہاں سے تقسیم ہو کر جسم انسانی
کے مختلف حصوں پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ اس طرح دماغ سے موصول ہونے

والے پیغامات کو حساس ہتھیلی کی سطح پر لکیروں کی شکل میں مرتب کر دیتی ہیں۔ اب
یہ سمجھ لیجیے کہ جسم انسانی ایک مشینری ہے اور اس کے آف آن کرنے کا بٹن انسان
کی ہتھیلی میں نصب ہے۔ جونہی دماغ سے پیغام کی شعاعیں ہاتھ کو موصول ہوتی
ہیں۔ وہ ان پر عمل پیرا ہو کر نتیجہ مرتب کرتا ہے۔ اس طرح ہمارے ہاتھ میں نئی
لکیریں بنتی بگڑتی رہتی ہیں۔ البتہ ہاتھ کی تمام لکیریں بہت کم اور کبھی کبھار تغیر
پذیر ہوتی ہیں۔ کیونکہ یہ تقدیر معلق اور تقدیر مبرم پر مرتب ہوتی ہیں۔ انہیں بڑی
لکیروں پر چھوٹے موٹے احکامات ابھرتے بگڑتے رہتے ہیں۔ میں ان تمام
اثرات پذیر لکیروں کی وضاحت آئندہ صفحات میں ان لکیروں کے تحت بیان
کرونگا۔ اگر میں یہ کہوں کہ اس علم کا میڈیکل سائنس سے گہرا تعلق ہے تو یہ غلط نہ
ہوگا۔

اس کی مثال اس طرح ہے جیسے آجکل کی نئی ایجادات میں ہم فون پر ڈائل
کرتے ہیں۔ اور بات کرنے کے بعد فون بند کر دیتے ہیں۔ اگر تھوڑی دیر بعد
اسی نمبر کو دوبارہ ڈائل کرنا چاہیں تو صرف میموری بٹن دبائیں آپ کا مطلوبہ نمبر مل
جائے گا اور آپ دوبارہ اسی نمبر پر بات کر سکتے ہیں۔ اسکی وجہ یہ ہے کہ وہ اپنا اثر
فون کی نمبر پلیٹ پر چھوڑ دیتا ہے۔ یعنی میموری پر ثبت ہو جاتا ہے۔ جیسے ہتھیلی پر
لکیر۔

اب میں اسی علم کی ایک شاخ یعنی آکوپریشر کے ذریعہ علاج کا ذکر کرونگا۔ ویسے تو
آج کے دور میں علاج معالجے کے لئے مختلف طریقہ ہائے علاج رائج ہیں۔

جیسے (۱) طب روحانی (۲) طب یونانی (۳) نیچر کیور (۴) علاج بالغذا (۵) آکیوپنکچر (بذریعہ سوئی) (۶) آکیوپریشر بذریعہ مالش یا دباؤ کے تحت (۷) ہومیوپیتھی (۸) ایلوپیتھی طریقہ علاج وغیرہ

آکیوپریشر طریقہ علاج کے لئے جیسا کہ میں نے تصویر نمبر ا پر مکمل نشانات لگا کر نشاندہی کی ہے۔ یہ مقامات ایسے ہیں جہاں سے ہم مختلف امراض کو پہچان کر ہتھیلی میں لگے سوئچ کے ذریعے کنٹرول کر سکتے ہیں۔ اس نظام العلاج کو چھبیس ۲۶ پوائنٹس میں تقسیم کیا جا سکتا ہے۔ آکیوپنکچر میں بھی انسانی جسم کو چھبیس ۲۶ پوائنٹس یا بتیس ۳۲ پوائنٹس میں تقسیم کر کے علاج کرتے ہیں۔ مگر آکیوپریشر میں یہی چھبیس ۲۶ پوائنٹس ہی تسلیم کئے جاتے ہیں۔

پہلے مریض سے مرض کے متعلق معلومات کریں اور آپ جو بھی مرض تشخیص کریں اس کا پوائنٹ ہاتھ کی ہتھیلی میں تلاش کر کے مروجہ طریقہ کے مطابق علاج پر عمل کریں مریض فوراً شفایاب ہو جائے گا۔

علاج

اب میں طریقہ علاج درج کر رہا ہوں جس کو مالش کی صورت میں کیا جا سکتا ہے۔

امراض میں دمہ، کھانسی، نزلہ زکام، بخار، دل کا دورہ، پیٹرو کا درد، دردزہ، ماہواری کا درد، سردرد، آنکھوں کی سوزش، پیٹ کا درد، تلی کا درد، گردے کا درد وغیرہ جیسا کہ تصویر پر مکمل نشانات لگا کر نشاندہی کی ہے۔ یہ مقامات ایسے ہیں جہاں

سے ہم اپنے پورے بدن کو کنٹرول کر سکتے ہیں۔ اگر بدن انسانی میں کہیں کسی مقام پر درد ہے تو ہم اس مقام کو "سوئچ روم" یعنی ہاتھ کی ہتھیلی پر تلاش کریں گے اور پھر نشان زدہ مقام پر آہستہ آہستہ مالش کریں گے۔ جونہی ہم اس مقام پر مالش کریں گے درد والے مقام پر سکون ہونے لگے گا۔ اور کچھ دیر میں آپ مکمل شفایاب ہو جائیں گے اب ذیل کی سطور میں علاج کا طریقہ ملاحظہ فرمائیں۔

پہلے مقام مخصوص یعنی جہاں درد ہے تشخیص کریں پھر اس مطلوبہ پوائنٹ پر مالش شروع کریں اپنے داہنے ہاتھ کے انگوٹھے سے مالش کرتے رہیں اگر زور دینا پڑے تو تھوڑا سا دباؤ بڑھا دیں اور مسلسل مالش کرتے رہیں۔ اس عمل کو پانچ منٹ کے وقفے کے بعد دوبارہ شروع کریں۔ اگر درد پہلی مرتبہ ہی ختم ہو جائے تو دہرانے کی ضرورت نہیں۔ اگر درد کی شدت کم نہ ہو تو ایک بالٹی میں نیم گرم پانی بھر لیں پھر اس میں دونوں ہاتھ کے پنجے۔ صرف پانچ منٹ کے لئے ڈبو دیں انشاءاللہ فوراً درد ختم ہو جائے گا۔

نوٹ ۔ جگر داہنے ہاتھ پر ہوگا
اور دل بائیں ہاتھ پر اسی مقام پر ہوگا
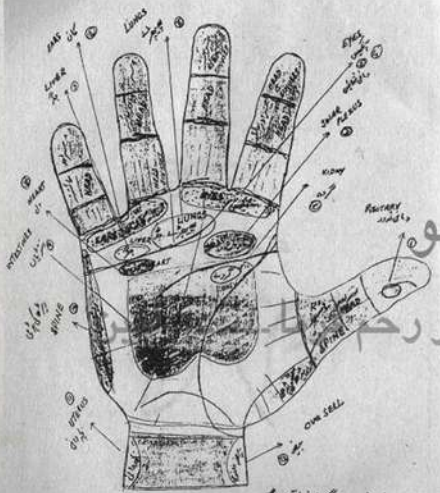
علم تشریح الاعضاء انسانی (Anatomy)

اناٹومی: میڈیکل سائنس کے اس علم کی رو سے معلوم ہوتا ہے کہ ہاتھ کی تمام لکیروں کا تعلق چھوٹے چھوٹے جرثوموں سے ہوتا ہے جنہیں Corpuscls کہا جاتا ہے ان خلیات میں نفع بخش جرثوے ہوتے ہیں اور ہر وقت جسم انسانی میں دوڑتے پھرتے ہیں۔ اور دشمن جرثوموں سے انسان کی حفاظت کرتے ہیں اور ان کو ہلاک کر دیتے ہیں۔ انسانی جسم میں پائے جانے والے خلیات دو قسم کے ہوتے ہیں۔

نمبرا Red Blood Corpuscls = RBC سرخ خلیے

نمبر۲ White Blood Corpuscls = WBC سفید خلیے

یہ سرخ و سفید خلیات ہمارے جسم میں دوڑتے پھرتے ہیں۔ ہاتھ کے تغیر و تبدل کا زیادہ تر انحصار انہیں کے ذریعہ ہوتا ہے۔ 1951ء میں کار پلسلو کے نظریے سے متعلق اخبارات میں ایک خبر شائع ہوئی تھی۔ کہ امریکا کے ایک ڈاکٹر نے پاگلوں اور مجرموں کی شناخت کا ایک جدید طریقہ دریافت کیا ہے۔ وہ ہاتھ کے ناخنوں کے نیچے سے خون لیکر ٹیسٹ کرنے کے بعد بتا سکتا ہے کہ شخص متعلقہ

صحیح الدماغ ہے یا نہیں۔ صحیح الدماغ لوگوں کے خون کے جسیمے گولائی مائل ہوتے ہیں۔ اور پاگلوں کے چپٹے اسی طرح نیک سیرت لوگوں کے جسیمے لمبوترے چاول کی طرح کے ہوتے ہیں اور مجرمانہ ذہنیت رکھنے والوں کے جسیمے ٹیڑھے میڑھے اور قاتلوں کے کٹے پھٹے ہوتے ہیں۔ یہ جسیمے ہمارے خیالات کے زیر اثر بدلتے رہتے ہیں۔

گولائی مائل — صحیح الدماغ
چاول کی مانند — نیک پارسا لوگوں
فلیٹ (چپٹے) — کمزور دماغ والے

کٹے پھٹے — مجرمانہ ذہنیت
کٹے پھٹے نوکدار — [illegible]

ہاتھ کی انگلیوں کے پوروں سے خون لیکر تجزیہ کر کے بتلایا جا سکتا ہے۔ ہاتھ کے ناخنوں کی بناوٹ، رنگت وغیرہ سے بہت سی بیماریوں کا پتہ لگ سکتا ہے۔ جیسے کہ کوڑی کی مانند ابھار رکھنے والے چمکدار ناخن، سل و دق کی بیماری ظاہر کرتے ہیں۔ کٹے پھٹے سفید چتیوں یا لکیروں والے دائمی بخار اور خون کی کمی کا اثر ظاہر کرتے ہیں۔ نیلگوں اور بھدے رنگ کے ناخن فاسد خون اور جگر کی خرابی کا پتا دیتے ہیں۔ پیلے اور بے جان ناخون خون میں زہریلہ مادہ اور کمزوری کی

نشاندہی کرتے ہیں۔ کالے اور کتھئی رنگ کے ناخن گلے کی خرابی وغیرہ کی نشاندہی کرتے ہیں اسی طرح کالی پھپھوندی لگے ناخن اندرون جسم کینسر یا رسولی کا پتہ دیتے ہیں۔ غرضیکہ بہت سی بیماریوں کا پتہ ناخن دیکھنے ہی سے چل جاتا ہے۔

میر بشیر عصر حاضر کا بڑا پامسٹ ہے۔ یہ دماغ اور ہاتھ کے لمسی تعلق کا ذکر کرتا ہے جس کا میں اس سے قبل ذکر کر چکا ہوں۔ وہ لکھتے ہیں کہ ہاتھ کا لمسی تعلق ہر وقت دماغ سے ہوتا ہے۔ لہذا جو واردات و کیفیات دماغ پر وارد ہوتی ہیں ان سے ہاتھ کی لکیریں تغیر پذیر ہوتی رہتی ہیں۔

اس ضمن میں اگر ہم مذہبی کتابوں کی طرف رجوع کرتے ہیں تو کئی مذہبی کتابوں میں اس کا تذکرہ ملتا ہے۔ مثلاً بائبل میں ملاحظہ کیجئے۔

”اور خدا نے انسان کے ہاتھ پر نشانیاں بنا دیں تا کہ آدم کے بیٹے انہیں پڑھ سکیں۔“

”قرآن پاک میں بھی انسان کے خود اپنے نفس کو ان نشانیوں کا مرکز قرار دیا ہے۔“

نمبرا اور جب یہ ریکارڈ شدہ اعمال نامے کھولے جائیں گے۔

نمبر۲ اور تم پر نگہبان مقرر کئے گئے 9/6 عزت والے عمل لکھنے والے ”کراما

کاتبین"

نمبر۳ ""کتب مرقوم" 8/8 ایک لکھا ہوا دفتر
تاکہ قیامت کے روز اعمال نامے کھولے جائیں اور گواہی کے طور پر پیش کئے
جائیں۔ یعنی محشر میں انسانی ہاتھ اور پاؤں کو بطور گواہ پیش کیا جائے گا۔ تو اس
سے بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ہاتھ اور پاؤں کو انسانی اعمال و کردار سے ضرور کوئی نہ کوئی
لگاؤ ہوتا ہے۔

گفتگو کا ریکارڈ Black Box

زمین میں، آسمان میں، فضا میں "خلاء بلکہ دنیا کے جس مقام پر گفتگو کرو گے
ریکارڈ ہو جائے گی اور قیامت میں گواہی کے طور پر پیش کی جائے گی جو اس
بلیک باکس میں ریکارڈ ہوگی "یعنی انسانی جسم میں" جیسا کہ عام زندگی میں جہاز
تباہ ہو جاتا ہے اور جل کر خاک ہو جاتا ہے مگر بلیک باکس تلاش کر لیا جاتا ہے۔
اور اس سے تمام تر گفتگو جو کنٹرول ٹاور اور کپتان کے مابین ہوتی ہے سن لی جاتی
ہے تو پھر کیا وجہ ہے کہ "خلاق اعظم Great Creator" کا بنایا ہوا بلیک
باکس قیامت کے دن دستیاب ہو کر ریکارڈ بہم نہ پہنچائے۔ قیامت کے دن
انسانی جرائم کی فرد رپورٹ (چارج شیٹ) تین ذریعوں سے جاری کی جائے
گی۔

(۱) کراماً کاتبین کی مرتب کردہ رپورٹ: (۲) وہ مقام جس مقام پر جرم سرزد ہوا
وہاں موجود کل مادی اور غیر مادی اشیاء گواہی دیں گی۔ (۳) خود جسم انسانی کے
اعضاء ہاتھ پاؤں، آنکھیں وغیرہ بھی گواہی دیں گے۔ اگر خلاؤں میں گناہ
سرزد ہوگا فضاؤں اور خلاؤں میں وہی آواز ریکارڈ ہوگی اس جرم کی سزا زندگی میں
بھی ملے گی اور قیامت میں تو بالضرور سزا ہوگی۔ وہ دن ہوگا "یوم یشهده
المقربون"

پامسٹری اور اتصالی طریقہ علاج:

زمانہ قدیم سے بزرگان دین، صوفیائے کرام اور ولی اللہ کے پاکیزہ
بندے لوگوں کی خدمت کرتے چلے آرہے ہیں۔ اگر آپ اولیاء اللہ اور
صوفیاء کرام کی مجلسوں میں جا کر بیٹھیں تو آپ کو معلوم ہوگا کہ ان محفلوں میں ہر
وقت عمل خیر جاری و ساری رہتا ہے۔ بندگان خدا جو مختلف امراض اور پریشانیوں
میں مبتلا ہوتے ہیں ان محفلوں میں آ کر فیضیاب ہوتے ہیں اللہ کے نیک بندے
بغیر کسی خرچ اور معاوضے کے ان کو نفع پہنچاتے رہتے ہیں۔

"Tuch Thropy" اتصالی طریقہ سے مراد ہے کوئی بزرگ کسی مریض پر
ہاتھ رکھتا ہے یا چھوتا ہے اور اللہ سے اسکے شفایابی کی دعا کرتا ہے۔ معالج خاص

جس نے زندگی بھر نیک راستوں پر چلکر اور ہر وقت خدا کی عبادت میں مصروف رہکر اپنے اندر روحانیت کا اسٹور کرلیا ہوتا ہے "مادہ پیدا کرلیا ہوتا ہے" اس معالج کی صحت بخش لہریں جب کسی مریض پر ہاتھ رکھنے سے اثر پذیر ہوتی ہیں۔ اور معالج اس مریض پر توجہ مرکوز کرتا ہے۔اس طرح سے تقویت کی نورانی لہریں مریض کے اندر منتقل ہو جاتی ہیں اور مریض انتہائی سکون پاکر صحت یاب ہو جاتا ہے،یعنی وہ کار آمد لہریں مریض کے جسم کے اندر منتقل ہو کر توانائی کے مراکز کو درست کردیتی ہیں۔

دراصل بیماری کی وجہ حیاتیاتی چینلز میں خرابی ہے۔ حیاتیاتی چینلز (زندگی کے مرکزی خلیات) میں خرابی کی وجہ سے انسان بیمار ہو جاتا ہے۔ کیونکہ ان ہی چینلز سے توانائی جسم کے دوسرے حصوں میں جاتی ہے۔ معالج اپنی صحت مند توانائی سے مریض پر اپنی توجہ کا ارتکاز کرتا ہے۔ یوں مریض شفایاب ہو جاتا ہے۔ جیسے حضرت عیسیٰ" کا علاج Royal Touch اہل ہند کا Pran پران، اہل چین کا Chi چی، مسلمانوں کا روحانی Recky ریکی، عیسائیوں کا Light لائٹ وغیرہ۔

زندگی پر ستاروں کے اثرات

انسانی زندگی کی ابتداء اس طرح ہے کہ پہلے شکم مادر میں نطفہ پھر نطفہ سے رحم میں پہنچ کر علقہ (یعنی خون منجمد) کی صورت اختیار کی پھر مضغہ یعنی گوشت کا لوتھڑا، پھر عظمہ (ہڈیاں) پھر لحم اور پھر جلد ان ساتوں اقسام پر ایک ایک سیارہ مقرر ہے۔اور یہ باری باری اپنے فرائض انجام دیتے ہیں۔ موکلان جناب باری اس کی پرورش پر مقرر ہوتے ہیں۔ ان کواکب سبعہ میں سے ہر ستارہ نوبت بنوبت اسکی خدمت کرتا ہے۔ چنانچہ پہلا مہینہ زحل، دوسرا مہینہ مشتری، اور تیسرا مریخ، چوتھا شمش، یہاں تک کے ساتویں مہینے میں قمر کی نوبت پہنچتی ہے اور تمام اعضاء اور آلات بچہ کے تیار ہو جاتے ہیں۔ اس طرح شمش کی تمازت اور نور سے بچے کی جلد اور ہاتھ پیر الگ الگ اپنی حد کو پہنچ جاتے ہیں۔

یہ کواکب سبعہ بچہ کی روح حیوانی کی تربیت کرتے ہیں۔ اور فرشتے جو اس پر مقرر ہوتے ہیں۔ وہ روح انسانی کی تربیت کرتے ہیں۔ اعضاء انسانی اگر رحم مادر میں آفات سے سلامت رہے تو دنیا میں بھی صحیح وسالم ہونگے اگر شاذو نادر کوئی آفت ستارہ کی منحوس تاثیر سے پہنچ گئی تو وہ خارج عن الذکر ہے۔ جب بچہ آفات ظاہری اور نقص اعضاء سے محفوظ رہا تب وہ دنیا میں اچھی اور سلامتی کی زندگی گزارے گا مندرجہ بالا حقائق کی روشنی میں ستاروں کا انسانی زندگی سے گہرا تعلق ہوتا ہے۔ جو انسان کی ہتھیلی کے ابھاروں پر متشکل ہوتے ہیں

(تلخیص مرکبات امام غزالی)

ہاتھ کی لکیروں کی حقیقت:

جب کوئی موجد کوئی مشینری ایجاد کرتا ہے تو اس کے ساتھ ساتھ اس مشینری سے متعلق لٹریچر تیار کرتا ہے۔ نقشہ بناتا ہے اسکی ساخت، کارگردگی اور اسکی استعداد اور پائیداری کی گارنٹی بھی بتلاتا ہے۔ اسکے مختلف فنکشنز بھی بتلاتا ہے۔ اسی طرح اللہ رب العزت یعنی ”خلاق اعظم“ "Great Creator" نے اس انسان کو تخلیق فرما کر روز اول ہی اس کے ہاتھوں میں لکیروں کی صورت میں چیدہ چیدہ کوائف اسکی زندگی سے متعلق ”کتاب علم الٰہی“ سے مرتب کرا دیے۔

یہ ٹریک لائنز اور پٹریاں (پگڈنڈیاں اور راستے) جن پر چلکر انسان کو اپنی زندگی گزارنی ہوتی ہے۔ یہ لکیریں ہاتھ پر یونہی ثبت نہیں ہو جاتیں یا یہ سلوٹیں مٹھی بند کرنے سے نہیں پڑ جاتیں بلکہ پیدائش کے وقت سے ہی یہ لکیریں ہاتھ پر کنداں ہوتی ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ یہ لکیریں مٹائے نہیں مٹتیں اور بنائے نہیں بنتیں۔

ہاتھ کی لکیروں میں تغیرات:

ہاتھ کی لکیروں میں تغیرات کیونکر واقع ہوتے ہیں۔ مشہور پامسٹ کیرو نے لکیروں کے ذہنی وجسمانی حادثات سے تغیر پذیر ہونے کے سلسلہ میں طبی رائے

کے حوالے سے ایک دلچسپ انکشاف کیا ہے اس نے بتایا ہے کہ فالج کی حالت میں مریض کے ہاتھ کی لکیریں مدھم پڑ جاتی ہیں۔ یہ تمام حقائق بتلاتے ہیں کہ ہاتھ کی لکیریں ہمارے ہاتھ کی سطح پر نہ تو عارضی سلوٹیں ہیں نہ کوئی اتفاقی کرشمہ بلکہ وہ گھڑی کی طرح انسانی جسم کے اندرونی مشینری کا بیرونی مظہر ہیں۔ ان کی کنٹرولنگ اتھارٹی دماغ ہے اور انکی نقل وحرکت دماغ کے تابع ہے۔

تبدیلی کس طرح ہوتی ہے:

۱۔ دائیں ہاتھ کی لکیریں تغیر پذیر ہوتی ہیں۔

۲۔ بائیں ہاتھ کی لکیریں شاذ ہی کبھی کبھار تبدیل ہوتی ہیں۔

۳۔ دائیں ہاتھ کی لکیریں زیادہ تر بدلتی رہتی ہیں کیونکہ دماغ کے پیغامات کو وصول کرنے اور اس پر عمل کرنے میں دایاں ہاتھ پہل کرتا ہے۔

۴۔ دماغ پر گہرے اثرات کے تحت لکیریں بدلتی رہتی ہیں۔

۵۔ لکیریں ذہنی انقلاب کے برپا ہونے سے قبل بدلنی شروع ہو جاتی ہیں۔

۶۔ لکیریں مکمل طور پر نہیں بدل جاتیں بلکہ ان میں چھوٹی موٹی ترمیم وتنسیخ ہوتی رہتی ہے۔

مثلاً:۔ کبھی لکیر کی رنگت بدل گئی، کبھی لکیر پر کوئی رخنہ پڑ گیا۔

کبھی لکیر نے تھوڑا بہت راستہ بدل لیا۔یعنی رخ میں تبدیلی ہوگئی۔
کبھی ہاتھ کی لکیر کے ساتھ چھوٹی چھوٹی لکیریں پیدا ہونے لگتی ہیں۔

ے۔لکیروں میں تغیرات متعلقہ حصہ پر ہی ہونگے۔یعنی اگر زندگی کی لکیر پر تبدیلی ہوگی تو اسی مقام پر دیکھنا ہوگا کہ زندگی پر کیا اثر پڑا ہے۔اگر دماغ کی لائن پر تبدیلی ہوگی تو ذہنی قسم کے مسائل ہونگے۔

سیدھے ہاتھ کے برعکس بائیں ہاتھ پر تبدیلی شاذ و نادر ہی واقع ہوتی ہے۔ کیونکہ مردوں کا بایاں ہاتھ مستقل ہوتا ہے۔اس پر "تقدیر مبرم" ثبت ہوتی ہے۔

اور عورتوں کا دایاں ہاتھ مستقل ہوتا ہے۔کہ ان کا عملی ہاتھ بایاں شمار ہوتا ہے۔ ان کی تقدیر مبرم دائیں ہاتھ پر ثبت ہوتی ہے۔لہذا عورتوں کا بایاں ہاتھ تقدیر معلق پر مشتمل ہوتا ہے۔اور یہی تغیر پذیر ہوتا ہے۔

البتہ مردوں کے شانہ بشانہ کام کرنے والی خواتین کا دایاں ہاتھ ہی عملی ہوتا ہے۔ لہٰذا احکامات دائیں ہاتھ کو دیکھ کر ہی دینے چاہئیں۔

دعاؤں کا اثر ہاتھ کی تبدیلی پر!

مانگنے والے نے کیا مانگا کسی کو کیا خبر
دینے والے نے دیا جو کچھ کف سائل میں ہے

دنیا میں تمام اقوام اپنے اپنے طریقوں پر دعائیں ضرور مانگتی ہیں۔اس کا مطلب

ہے دعاؤں سے انہیں فیض پہنچتا ہوگا۔اللہ رب العزت رب العالمین بھی ہے ہر ایک کی دعا قبول کرتا ہے۔خواہ ہندو ہو، خواہ مسلم، خواہ سکھ یا عیسائی ہو۔اور یہ بات انبیاء کرام اور اولیاء عظام اور بزرگان دین سے بھی ثابت ہے کہ دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔اور اگر دعا قبول ہوتی ہے تو ہاتھ کی لکیروں پر اسکی تبدیلی یقینی ہوتی ہے۔بسا اوقات اللہ کے نیک بندوں اور اولیاء عظام کی دعائیں انسان کے حق میں قبول ہو جاتی ہیں۔یوں اس انسان پر آنے والا برا وقت ٹل جاتا ہے۔ اس طرح ہاتھ کی لائنوں کی صورت اس تبدیلی کو قبول کر یگی اور لائنیں بدل جائیں گی۔اسی طرح سعی و عمل اور قوت ارادی سے انسان اپنے حالات بدل سکتا ہے۔اگر کوئی عامل بزرگ، یا پامسٹ کسی شخص کو اسکے ہونے والے نقصان سے قبل از وقت آگاہ کر دے اور وہ شخص اس پر عمل پیرا ہو کر اسکا ازالہ کر دے تو ہاتھ کی لائنیں بدل جائیں گی۔

اتنا ضرور یاد رکھیے کہ ہاتھ کی لائنیں مکمل طور پر نہیں بدلتیں بلکہ معمولی ترمیم و تنسیخ ہی ہوتی ہے۔کبھی کبھار لکیر ٹوٹ کر پیوند لگ جاتا ہے۔کبھی ٹوٹی ہوئی لکیر کے متوازی کوئی اور لکیر نمودار ہو جاتی ہے۔کبھی لکیر راستہ بدل لیتی ہے۔کبھی اوپر کبھی نیچے کی طرف رخ کر لیتی ہے۔کبھی لکیر پر کوئی کراس یا کبھی ستارہ نمودار ہو جاتا ہے۔غرضیکہ طرح طرح کی تبدیلیاں وقوع پذیر ہوتی رہتی ہیں۔

مصافحہ جو کیا کھل گیا عدو کا بھرم
نبیؐ پہ ختم تھا علم فراست الید بھی

راغب مراد آبادی

ہاتھوں کی اقسام (Kind of Hands):

یوں تو دنیا میں سینکڑوں نہیں بلکہ ہزاروں اقسام کے ہاتھ پائے جاتے ہیں۔ مگر علم پامسٹری کے ماہرین نے خصوصی طور پر جن اقسام کا ذکر کیا ہے۔ وہ چھ، سات ہی اقسام پر مشتمل ہے۔ ''دست ریکھا'' یعنی علم پامسٹری سے متعلق زیادہ علمی خزانہ ہندوستان کے ساحلی علاقے، جیسے کیرالا، مدارس، مغربی بنگال وغیرہ کے علاقوں سے دستیاب ہوا ہے۔ ہندوستان کی ایک زبان ''تامل'' جو کہ کئی ہزار برس پرانی ہے۔ آج بھی ہندوستان کے بعض علاقوں جیسے تامل ڈو اور دیگر علاقوں میں مروج ہے۔ اور یہاں بولی اور سمجھی جاتی ہے۔ یورپی ممالک سے تعلق رکھنے والے ماہرین دست شناس زیادہ تر فرانس، برطانیہ، اٹلی وغیرہ سے تعلق رکھتے ہیں، اس کے علاوہ اسرائیل امریکہ وغیرہ میں بھی اس علم پر کافی ریسرچ ہوئی ہے۔

ہندو پاکستان کے بہت سے دست شناسوں نے بھی اس ''سامدرک ودیا'' یعنی پامسٹری کے تحت صرف پانچ چھ اقسام کے ہاتھوں کو ہی تسلیم کیا ہے۔ راقم کو ۵۱ء میں حج بیت اللہ کی غرض سے سعودی عرب جانے کا اتفاق ہوا۔ وہاں قیام کا دورانیہ بھی کچھ زیادہ ہو گیا چھ سات مہینے سعودی عرب میں قیام رہا۔ یوں مختلف

ملکوں سے آئے ہوئے بہت سے لوگوں سے ملاقات کا موقع میسر آیا۔ ان دنوں نقل و حمل کے ذرائع انتہائی محدود ہوتے تھے لوگ مہینوں اپنے ملک جانے کے منتظر رہتے یوں ان کا قیام حجاز مقدس میں بڑھ جاتا اس طرح انہیں قریب سے دیکھنے اور ملنے کے مواقع میسر آتے رہے۔ حرم شریف میں دعا کے موقعوں پر ان لوگوں کے ہاتھوں پر نظر پڑتی میں غور سے دیکھتا کبھی کبھار کسی سے اشارے کنایوں میں کچھ بات کر لیتا۔ مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر جاتا اور ان کے درمیان بیٹھ جاتا اور جب دعا مانگنے لگتے تو ان کے ہاتھوں کو بغور دیکھتا اس طرح مدتوں گونگے، بہروں کی طرح لوگوں کے ہاتھوں کو دیکھتا رہتا۔ پھر ایک وقت ایسا بھی آیا کہ اب ہاتھ کی لکیریں بولتی اور کچھ کہتی نظر آنے لگی ہیں۔ میں یہ عرض کیے دیتا ہوں کہ یہ علم مشاہدات اور تجربات پر مبنی ہے۔ ایک عرصہ دراز سے ان ہاتھوں کو دیکھتے دیکھتے پڑھنے کا ملکہ ہو گیا۔ پھر سینکڑوں کتابیں جو اس علم کے ماہرین نے لکھی ہیں انہیں بھی پڑھنے کا موقع ملا اسی طرح بہت سے اسکولوں، کالجوں میں پڑھانے کا اتفاق ہوا۔ میں ان ہی تجربات اور مشاہدات کو ذیل کی سطور میں رقم کیے دیتا ہوں ملاحظہ کیجیے۔

فرانس، اٹلی، جرمنی، روس، سمرقند و بخارا کے لوگوں کے ہاتھ نفیس خوبصورت ہوتے ہیں۔ ان علاقے کے لوگوں کے ہاتھ زیادہ تر مخروطی فلسفیانہ طرز کے

ہوتے ہیں۔ کشاں کشاں مرکب ہاتھ بھی برطانیہ، ہنگری، بلغاریہ کے لوگوں
کے ہاتھ لچکیلے نوکدار اور مرکب ہاتھوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔ چین، جاپان، کوریا
کے لوگوں کے ہاتھ گول مٹول چوڑے چکلے ہوتے ہیں۔ جبکہ انڈونیشا، ملائیشیا،
فلپائنی لوگوں کے ہاتھ چھوٹے نازک، لچکدار ہوتے ہیں۔ جبکہ ہندوستانی لوگوں
کے ہاتھ موٹے بڑے اور بھدے ہوتے ہیں۔ مگر بعض علاقے کے لوگوں کے
ہاتھ انتہائی حسین اور خوبصورت بھی ہوتے ہیں۔ جیسے جموں وکشمیر، یوپی، سی پی،
مشرقی پنجاب وغیرہ اس طرح سنگاپور، برما سری لنکا وغیرہ کے لوگوں کے ہاتھ
زیادہ تر انڈین لوگوں کی طرح ہوتے ہیں۔ کیونکہ ان علاقوں کے زیادہ تر لوگ
ہندوستان سے نقل مکانی کر کے ان علاقوں میں آباد ہوئے ہیں۔

اسی طرح افریقی ممالک میں نائیجیریا، گنی، سوڈان وغیرہ کے لوگوں کے ہاتھ
لبوترے کھردرے اور موٹے دیکھے گئے ہیں۔ مصر، ترکی، عراق، اردن کے
لوگوں کے ہاتھ خوبصورت وحسین ہوتے ہیں۔ ان میں زیادہ تر ہاتھ مخروطی طرز
کے پائے جاتے ہیں۔

ان مختلف النوع افراد کے ہاتھوں کے دیکھنے پر پتہ چلا کہ حقیقتاً ہاتھوں پر لکھی
تحریریں بھی مختلف انداز میں پائی جاتی ہیں اور ان ہاتھوں کی تحریر بناوٹ کے لحاظ

سے مختلف پائی جاتی ہیں۔

ابتدائی ادوار میں دنیا میں رائج بہت سی تحریریں (Hand writing)
خوشنویسی محض نقطے زاویے اور لکیروں پر مشتمل ہوتی تھیں۔ آج بھی بہت سے
ملکوں کی تحریریں اسی طرز کے خطوط پر لکھی جاتی ہیں جیسا کہ کوریا، جاپان، چین
وغیرہ اب محض ان ہی پانچ چھ اقسام کے ہاتھوں کے بابت تحریر کرونگا جن کو عام
محققین اور پامسٹوں نے تسلیم کیا ہے۔

۱۔ ابتدائی ہاتھ یا ادنیٰ ہاتھ — The elementry hand (The brutal hand)

۲۔ مربع ہاتھ — The square hand

۳۔ چپٹا ہاتھ — The flat, the spartulate hand

۴۔ گرہ دار ہاتھ (فلسفیانہ ہاتھ) — The knotted, joined hand

۵۔ مخروطی ہاتھ (فنکارانہ ہاتھ) — The Conic hand

۶۔ تخیلاتی ہاتھ (نسوانی ہاتھ) — The imaginative hand

۷۔ مرکب ہاتھ (ملاجلا) — The mixed hand

ا۔ ابتدائی ہاتھ: The Brutal Hand

اس قسم کا ہاتھ قدرتی طور پر موٹا، بھدا نہایت ادنیٰ درجے کی ذہنیت رکھنے والے لوگوں کا ہوتا ہے۔ ہتھیلی پھیلی پھیلی، موٹی بھدی اور سپاٹ ہوتی ہے۔ انگوٹھا چھوٹا، انگلیاں چھوٹی چھوٹی اور گھٹی ہوئی ناخن سخت اور چوکور ہوتے ہیں۔ خاکہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں۔

ایسے ہاتھ کی سطح کھردری ہتھیلی چوڑی موٹی اور انگلیاں چھوٹی اور بھدی ہوتی ہیں۔ اس شخص میں سوچنے سمجھنے کی صلاحیت بہت کم ہوتی ہے۔ انتہائی بے حس خوشی اور غمی کا اسے کوئی ادراک نہیں ہوتا۔ ایسے لوگ مزاج کے مقابلے میں تند خو ہوتے ہیں، غصہ ور اور جوشیلے ہوتے ہیں۔ بلا سوچے سمجھے قدم اٹھاتے ہیں۔ جذبات پر قابو نہیں رکھ سکتے۔ یہ قتل و غارت گری کے مرتکب بھی ہو سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کا کسی کو فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ انپڑھ جاہل اور مزدور لوگوں کے ہاتھ اسی طرح کے ہوتے ہیں۔

تہذیب و تمدن سے عاری جنگجو قبیلوں اور قوموں کے ہاتھ ایسے ہی پائے جاتے ہیں۔ دماغی لحاظ سے پست سطح کی زندگی گزارنے والی اقوام کے ہاتھ جن کا مقصد لڑنا جھگڑنا اور بیکار زندگی گزارنا ہوتا ہے۔

ابتدائی ہاتھ۔ ا

۲۔ مربع نما ہاتھ The Square Hand

ہتھیلی لمبائی چوڑائی میں یکساں، انگلیاں نہ لمبی نہ نوکدار، چھوٹے ناخن چوکور مائل، لکیریں بہت کم مگر تندرست بالکل واضح، جلد مضبوط اور سخت انگوٹھا درمیانہ اور بے لچک ہاتھ بحیثیت مجموعی مربع اور درمیانہ ہوتا ہے۔

خاکہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ کریں

یہ ہاتھ کاروبار زندگی کو عملی جامہ پہنانے والوں کا ہوتا ہے۔ یعنی عملیت پسند لوگ، کاروباری اور تاجر حضرات کا ہاتھ اسی طرز کا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ زندگی کا مطالعہ بنظر غائر کرتے اور اس پر عمل پیرا ہوتے ہیں۔

انکی زندگی میں نظم وضبط اور ربط کوٹ کوٹ کر بھرا ہوتا ہے۔

حقیقت پسند، خود بین اور قدامت پسند ہوتے ہیں۔ اپنے آباؤ اجداد کے طور طریقوں پر چلنا پسند کرتے ہیں۔ انہیں لوگ دقیانوس بھی کہتے ہیں۔ اپنے کام سے کام رکھتے ہیں۔ ٹھوس عملی اقدامات اٹھانے پر یقین رکھتے ہیں۔ مربع نما ہاتھ کے ساتھ اگر انگلیاں گرہ دار ہوں تو اور بھی خوبی پیدا کرتا ہے۔ اور اگر مربع نما ہاتھ کی انگلیاں چپٹی ہوں تو یہ لوگ میکانکی صلاحیتوں کے مالک ہوتے ہیں۔ امریکہ کے اکثر لوگوں کا ہاتھ اسی طرز کا ہوتا ہے۔ انجینیروں، سیاستدانوں کے ہاتھ تقریباً اسی ساخت کے ہوتے ہیں۔

مربع ہاتھ۔۲

مربع ہاتھ مخروطی انگلیوں کے ساتھ، ڈرامہ نگار، مصنف اور شاعر بھی ہوسکتا ہے۔ شاعروں اور ادیبوں کے ہاتھ اکثر مخروطی طرز کے ہی ہوتے ہیں۔ ایسے قسم کے لوگ تخلیقی کارنامے انجام دیتے ہیں۔

یہ راست گو اور پکے سچے مذہبی ہوتے ہیں۔ دھوکہ فریب ان کی فطرت میں نہیں ہوتا۔ نہایت رنگین مزاج اور مرنجان مرنج طبعیت کے مالک ہوتے ہیں۔ اگر اس ہاتھ کی انگلیاں مرکب ہوں تو اس کا حامل ہر فن مولا ہوتا ہے۔

۳۔ چپٹا ہاتھ The Spartulate Hand

یہ ہاتھ کلائی کی طرف چپٹا اور پھیلا پھیلا ہوتا ہے۔ انگلیاں دبی دبی پھیلی پھیلی ہوتی ہیں۔ یا کبھی انگلیوں کے جوڑ کے پاس پھیلا، چوڑا ہوتا ہے۔ اس قسم کے ہاتھ میں انگلی کا بالائی سرا چوڑا چمچی کی شکل اختیار کیے ہوئے ہوتا ہے۔

خاکہ اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائے۔

جب کلائی کی طرف کا حصہ چوڑا ہو تو اس کی انگلیاں مخروطی شکل اختیار کرتی ہیں اس کے برعکس ہاتھ انگلیوں کے جوڑ کے پاس چوڑا ہو تو کلائی کی طرف سکڑتا جاتا ہے۔ اور یہ ہاتھ کھردرا اور سپاٹ ہو تو آدمی غصہ ور ہوتا ہے۔ نرم و نازک کی صورت میں اعتدال پسند ہوتا ہے۔ یہ جوش و جذبے سے معمور ہوتا ہے۔ یہ ہر کام کا آغاز بڑی چاہت اور جوش و خروش سے کرتا ہے۔ مگر اس کے اندر مستقل مزاجی نہیں ہوتی بلکہ کم ہوتی ہے۔ نیز چپٹے ہاتھ کی خصوصیت یہ کہ اگر اس کا حامل چست و چالاک ہے تو بڑا موجد قرار پاتا ہے۔ یہ جوش اور آزادی کے جذبات سے معمور ہوتا ہے۔ جہاز ران، انجینئر اول درجہ کا ہوتا ہے۔ یہ ہاتھ تقریباً لمبوتری شکل اختیار کئے ہوتا ہے۔ اس کے ہاتھوں کی انگلیاں دبی دبی چپکی ہوتی ہیں۔ جیسے اندر کو دھنسی ہوئی ہوں۔ یہی صفت دراصل اسکے فنکار ہونے کی دلیل ہے۔ ایک دفعہ پھر وضاحت کردوں کہ اس ہاتھ کی انگلیاں اندر کی طرف دھنسی

دلچسپی ہوتی ہیں۔ جیسے کام کرتے ہوئے بیٹھ گیا ہو تو سمجھئے کہ یہی ہاتھ چپٹا ہاتھ ہے۔ دراصل اسی ہاتھ کے حامل لوگ موجد اور بڑے انجینیر ہوتے ہیں۔ یہ معاشرے میں اپنا مقام پیدا کرتے ہیں۔ یہ لوگ محنت و مشقت سے اپنا مقام خود پیدا کرتے ہیں ان لوگوں کے جانچنے اور پرکھنے کا اک نیا انداز ہوتا ہے۔ اس ہاتھ کے حاملین صرف انجینیر اور ڈاکٹر ہی نہیں ملتے بلکہ اس قسم کے لوگ زندگی کی ہر دوڑ میں شریک رہتے ہیں۔ یہ لوگ دراصل بہت ہی ایڈوانس دماغ رکھتے ہیں۔ اور اپنے وقت سے دو سو سال پہلے پیدا ہونے والے ہوتے ہیں۔ اس ہاتھ کے حامل لوگ بڑی بڑی ایجادات کرتے ہیں۔ جیسے ہوائی جہاز، خلائی شٹل و خلائی اسٹیشن وغیرہ۔

چپٹا ہاتھ۔۳

۴۔گرہ دار ہاتھ　The Joined Hand

یہ ہاتھ عقل و دانش سے تعلق رکھتا ہے۔یعنی عقل سے محبت رکھنے والا۔یہ عام طور لمبوتری شکل کا ہوتا ہے۔انگلیاں لمبی اور گرہ دار ہوتی ہیں۔جوڑوں پر مضبوط (گرہ والی) اس ہاتھ کے حامل افراد میں علم کی بہت جستجو ہوتی ہے۔وہ عجیب و غریب قسم کے موضوعات پر کام کرتے ہیں۔وہ بنی نوع انسان کا مطالعہ بڑی دلچسپی اور گہرائی و گیرائی سے کرتے ہیں۔ یہ زندگی کے تمام رموز و افکار سے واقف ہوتے ہیں۔یہ زندگی کے ہر ہر پہلو سے لطف اندوز ہوتے ہیں۔مستقل مزاج ہوتے ہیں۔ہر وقت ترقی کی راہوں پر گامزن ہوتے ہیں۔وہ زندگی میں ہر قسم کی تکالیف برداشت کرنے کے عادی ہوتے ہیں یا جفاکش اور جری ہوتے ہیں۔اگر یہ شاعری سے دلچسپی رکھتے ہیں۔تو طرح طرح کے موضوعات تلاش کرتے ہیں۔یہ لوگ اعلےٰ درجے کے مفکر ہوتے ہیں۔وہ صدمے کو جلد فراموش نہیں کرتے بلکہ جب غم کی لہر آجائے تو پھوٹ پھوٹ کر رونے لگتے ہیں۔ماں باپ سے از حد پیار کرتے ہیں۔دیگر خاندان کے افراد سے بھی انسیت رکھتے ہیں۔اگر اس گروہ کے لوگ تصوف کی طرف مائل ہو جائیں تو بڑے کامیاب اور صوفی مشرب شمار ہوتے ہیں۔

غرضیکہ عقل و فہم اور دانش کے لحاظ سے اس قسم کے ہاتھ کو تمام اقسام کے ہاتھوں پر

فضیلت حاصل ہوتی ہے۔جب گرہ دار انگلیاں مضبوط اور لمبی ہوں تو اس کے فوائد اور بھی زیادہ ہو جاتے ہیں۔یہ لوگ مصنف، ڈرامہ نگار ہوتے ہیں۔جس سے محبت کرتے ہیں ٹوٹ کر کرتے ہیں۔ہر اک کا احترام کرتے ہیں۔اگر مذہب پر قائم ہو جائیں تو تا مرگ اس راہ سے نہیں ہٹتے پکے سچے ہوتے ہیں۔اور اپنے مذہب اور عقیدے پر قائم رہتے ہیں۔باپ دادا کی روایات کو ترک نہیں کرتے۔

اصول وضوابط اور قانون کے پاسدار ہوتے ہیں۔کسی بھی مملکت کے اچھے شہری شمار ہوتے ہیں۔سیر و سیاحت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔

گرہ دار ہاتھ۔۴

۵۔ مخروطی ہاتھ The Conic Hand

(نفسی، فنکارانہ)

یہ درمیانی جسامت کا ہاتھ ہوتا ہے۔ اسے فنکارانہ ہاتھ بھی کہا جاتا ہے۔ اس کی انگلیاں بھر بھری اور انکی شکل مخروطی ہوتی ہے۔ اس کی پوریں نوکدار، لمبوتری ہوتی ہیں۔ مخروطی ہاتھ کا حامل فرد جوش و جذبہ کا مالک ہوتا ہے۔ ناخن لمبے نوکدار ہوتے ہیں۔ اس ہاتھ کے حامل افراد عیش پرست اور راگ و رنگ کے رسیا ہوتے ہیں۔ ان لوگوں میں عزم و استقلال کی کمی ہوتی ہے۔ وہ اپنے کام سے جلد اکتا جاتے ہیں۔ اول تو کام کرنے کے خوگر بھی نہیں ہوتے۔ امیر گھرانوں میں پیدا ہوتے ہیں۔ ایسے لوگ محفلوں کی جان ہوتے ہیں۔ ہر ایک سے میل جول بڑھا لیتے ہیں غصے کی حالت میں اول فول بکنے لگتے ہیں۔ ہمدرد بھی ہوسکتے ہیں۔ مگر کوئی ان کے آرام میں اچانک مخل ہو جائے تو بھڑک جاتے ہیں۔ وہ فیاض اور ہمدرد قسم کے جذبات بھی رکھتے ہیں اور مستحق لوگوں کو دست تعاون بھی دیتے ہیں۔ زندگی کی دوڑ میں یہ لوگ کسی قدر پیچھے رہ جاتے ہیں۔ یہ بہت جلد دوسرے لوگوں کی باتوں میں آجاتے ہیں۔ یہ لوگ قوانین کا احترام نہیں کرتے۔ یہ نرم رو اور شیریں زبان، خوش گفتار ہوتے ہیں۔ یہ لوگ سچائی کو دل و جان سے پسند کرتے ہیں۔ انہیں روحانیت سے بھی شغف ہوتا ہے۔ اگر ہاتھ کی انگلیاں گرہ دار ہوں۔ یہ لوگ بے حد نرم طبیعت فیاض و رحمدل ہوتے ہیں۔ لوگوں کی خوب مدد کرتے ہیں۔

۵۔ مخروطی ہاتھ

٦۔ تخیلاتی ہاتھ The Imaginative Hand

(نسوانی)

یہ خوبصورت اور نازک ہاتھ ہوتا ہے۔ جسامت میں چھوٹا اور لمبائی پذیر ہوتا ہے۔ انگلیاں گاؤدم گاجر کی طرح ہوتی ہیں۔ یہ لوگ سیدھے سادھے اور بھولے بھالے ہوتے ہیں یہ نسوانی ہاتھ بھی کہلاتا ہے۔ اس ہاتھ کے حاملین بے حد کمزور نرم و نازک اور معصوم فطرت ہوتے ہیں۔ یہ لوگ کوئی اپنی رائے نہیں رکھتے۔ دوسروں کے سہارے زندہ رہتے ہیں۔ سوسائٹی میں ان کا وجود محض دوسروں کے آرام و راحت کے لئے ہوتا ہے۔ ان میں حساسیت کا مادہ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ اک ذراسی ٹھوکر ان کے دل کو چکنا چور کر دیتی ہے۔ وہ عموماً بے حد ڈرپوک، شرمیلے اور تنہائی پسند ہوتے ہیں۔ ہر وقت تخیلاتی دنیا میں گم رہتے ہیں۔ یہ ہاتھ زیادہ تر اونچے طبقے کی خواتین کا ہوتا ہے۔ ہر قسم کے معاشرے میں مدغم ہو جاتے ہیں۔ انہیں جس کام کی ترغیب دیدی جائے اسی پر قائم رہتے ہیں۔ انہیں برے بھلے کی تمیز کم ہی ہوتی ہے۔ انہیں ہر کوئی دام فریب میں لاسکتا ہے۔ طبعیت کے سادہ ملنسار ہوتے ہیں۔ جلد دھوکہ کھا جاتے ہیں۔ اگر مذہب کی طرف ان کو راغب کر دیا جائے تو پکے سچے مذہبی بن جاتے ہیں۔ ان لوگوں کو جن سے پیار ہو جائے اپنا تن من دھن قربان کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ عیش و عشرت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔

تخیلاتی ہاتھ۔٦

۷۔ مرکب ہاتھ The Mixed Hand

(مخلوط ہاتھ)

مرکب ہاتھ دراصل ہر قسم کے ہاتھ سے فیضیاب ہوتا ہے۔ جب یہ ہاتھ
نہایت خوش وضع دکھائی دے تو ھتیایا امتیازی حثیت رکھتے ہیں۔ اگر ان کی ہتھیلی
پر گوشت بھری بھری اور انگلیاں گرہ دار بھری بھری ہوں تو ایسے ہاتھ فطری طور پر
نفاست، شائستگی اور تہذیب کا پتہ دیتے ہیں۔ شیریں زبان نرم گفتاری ان کا
شعار ہوتا ہے۔ اس نوع کا ہاتھ بالعموم ایسے لوگوں کا ہوتا ہے۔ جن کو آباؤ اجداد
سے تہذیب و معاشرت اور شائستگی ورثہ میں ملی ہو۔ علم و ادب اور آرٹ سے
دلچسپی ان کا خاصہ ہوتا ہے۔ وہ ہر معاملے میں فطری نفاست، پسندی اور خوش خلقی
سے استفادہ اٹھاتے ہیں۔ کھانے پینے کے معاملے میں اچھا ذوق و شوق رکھتے
ہیں صید و شکار اور سیر و سیاحت کے دلدادہ ہوتے ہیں۔ خوش گفتار، خوش خوراک
اور خوش پوشاک ہوا کرتے ہیں۔ دوسروں کے احساسات اور خیالات کا احترام
کرتے ہیں۔ جب ہاتھ جسم کے اعتبار سے متناسب ہوں تو ایسے ہاتھ ماحول و
سماج اور خاندان سے فطری ہم آہنگی کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ مزاج کی نرمی خوش
خلقی اور تحمل ان افراد کا خاصہ ہوتا ہے۔ ایسے لوگ معاملہ فہمی، حکمت عملی اور مل جل
کر رہنے سہنے کے پرستار ہوتے ہیں۔ وہ طبعاً حالات و واقعات کے تحت زندگی
گزارنے کے قابل ہوتے ہیں کہ اپنے اصول و ضوابط کو قائم رکھتے ہوئے

احساس کر لیتے ہیں۔اور اپنا کام بحسن خوبی انجام دے لیتے ہیں۔اس ہاتھ کے حامل میں دیگر تمام اقسام کے ہاتھوں کی خوبیاں اور اثرات کا بھرپور تاثر ملتا ہے۔

تصویر اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں۔

مرکب ہاتھ

ہاتھ کی انگلیاں: The Fingers

ہاتھ کی ساخت یا بناوٹ دیکھنے کے بعد ہاتھ کی انگلیوں پر نظر پڑتی ہے۔ ہاتھ میں پانچ انگلیاں ہوتی ہیں۔ ایک انگوٹھا اور چار انگلیاں۔ پہلی انگلی شہادت کی انگلی یا مشتری کی انگلی کہلاتی ہے۔ دوسری انگلی درمیانی یا زحل کی انگلی کہلاتی ہے۔ تیسری انگلی شمش کی اور چوتھی انگلی عطارد کی یعنی چھوٹی انگلی کہلاتی ہے۔ ایک اچھے ہاتھ پر یہ تمام انگلیاں متناسب ہوتی ہیں۔ ہر ایک انگلی کا ایک دوسری انگلی کے ساتھ تناسب یا اعتدال ہوتا ہے۔ ہاتھ کی انگلیوں میں سب سے بڑا کردار انگوٹھے کا ہوتا ہے۔ یوں سمجھئے کہ یہ ہاتھ کا حکمران ہوتا ہے۔ ہاتھ کی مٹھی کو اگر بند کیا جائے تو چاروں انگلیاں ہتھیلی پر ٹیک جاتی ہیں۔ اور یہ ان پر بیٹھ جاتا ہے۔ جیسے ان کی حفاظت کرتا ہو۔ اگر کوئی بزور اس مٹھی کو کھولنا چاہے تو یہ مدافعت کرتا ہے۔ اسی بنا پر اس کو انگلیوں پر فوقیت دی جاتی ہے۔ اسے دماغ کا مظہر تصور کیا جاتا ہے۔

انگوٹھا: Thumb

ہاتھ سے انسانی کردار کا پتہ لگانے میں انگوٹھا کلیدی حیثیت رکھتا ہے۔ یہ شعور

انسانی کا مظہر ہے۔ ایک اچھا انگوٹھا انسانی ہاتھ کو امتیازی حیثیت عطا کرتا ہے۔ جبکہ حیوانوں جیسے بندروں وغیرہ کے پنجوں پر غیر نشو نما پانے والا انگوٹھا ہوتا ہے۔ یعنی چھیلا، انتہائی کمزور اور ہتھیلی کے مقام سے نیچے ہوتا ہے۔ اور برائے نام ہی ہوتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ان میں سوچنے اور سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہوتی ہے۔ انسانی انگوٹھے کی یہی انفرادی حیثیت اسے علم پامسٹری میں ایک اعلیٰ مقام عطا کرتی ہے۔ انگوٹھے کا مطالعہ کرتے ہوئے ہمیں ان امور کا زیادہ خیال رکھنا چاہیے۔

۱۔ ہتھیلی پر انگوٹھے کی جائے پیدائش (وقوع)

۲۔ قد و قامت، ۳۔ اسکی ساخت

۴۔ اس کی بندش اور پوریں ۵۔ موٹا یا پتلا دبلا

اب دیکھنا یہ ہے کہ ہتھیلی میں اس کا مقام کہاں ہے۔ کیا انگشت شہادت کے قریب واقع ہے۔ اور ہاتھ پھیلانے پر انگوٹھے اور انگلیوں کا درمیانی زاویہ تنگ بناتا ہے۔ یعنی زاویہ حادہ۔ اگر انگوٹھا انگشت شہادت کی طرف کھچا کھچا نظر آئے اور درمیانی زاویہ تنگ ہو تو یہ فطرت کی تنگ ظرفی کا پتہ دیتا ہے۔ یہ انتہائی کنجوس، بخیل اور کم ظرف ہوتا ہے۔ اس میں وسعت خیالی اور فیاضی کا فقدان ہوتا ہے۔

۲۔ اگر انگوٹھا انگشت شہادت کی جڑ سے زیادہ فاصلے پر ہو۔ یعنی درمیانی فاصلہ زیادہ ہو تو اس صورت کا حامل وسیع القلب (فراخ دل) ہمدرد اور فیاض ہوتا

ہے۔ ذرا فضول خرچ بھی ہوتا ہے۔

قد و قامت:

اب دیکھنا یہ ہے کہ انگوٹھا ہتھیلی کی نسبت قد و قامت میں کیسا ہے۔ آیا زیادہ لمبا، میانہ قد کا حامل ہے اس صورت میں معقول صفات رکھنے والا ہوگا۔ اور اگر انگوٹھا کوتاہ قامت یعنی چھوٹا ہے تو کم عقلی کی نشاندھی کرتا ہے۔ چڑچڑا اور ضدی ہوتا ہے۔

اگر انگوٹھا لمبا تندرست سیدھا اور نمایاں ہو تو حکمرانہ صلاحیتوں کا مظہر ہے۔ وہ مدبر دور اندیش اور مضبوط قوت ارادی کا مالک ہوتا ہے۔ صاحب عقل و دانش ہوتا ہے۔ جبکہ چھوٹی قامت والے حساس جذباتی اور انتہا پسند ہوتے ہیں۔ شعرو شاعری اور جذباتی شعبوں سے تعلق رکھتے ہیں۔

۲۔ انگوٹھے کے جوڑ:

جوڑ یا لمبے پوروں کے لحاظ سے انگوٹھا بھی تین پوریں رکھتا ہے۔ اگلی دو پوریں نمایاں جبکہ تیسری پور پوشیدہ یعنی ہتھیلی میں چھپی ہوتی ہے۔ پہلی پور ناخن والا حصہ اس کے بعد درمیانی پور اور تیسری پور زہرہ کے ابھار میں گم ہوتی ہے۔ بالائی پور قوت ارادی اور وجدان کا پتہ دیتی ہے۔ جبکہ دوسری پور قوت فیصلہ کو ظاہر کرتی

لمبا مضبوط انگوٹھا

ہے۔تیسری پور، محبت ہمدردی، جنسی رجحان کا پتہ دیتی ہے۔

انگوٹھے کی ساخت:

سیدھا لمبا اور مضبوط انگوٹھا ۲: خمدار انگوٹھا ۳: پتلی کمر والا انگوٹھا ۴: گرز نما موٹا اور بھدا انگوٹھا ۵: چپٹا مربع نما انگوٹھا ۶: نوکیلا پتلا انگوٹھا ۷: سپاٹ شروع سے لیکر آخر تک ایک ہی موٹائی رکھنے والا:

۱۔ سیدھا لمبا اور مضبوط انگوٹھا:

اسکی پہچان یہ ہے کہ دباؤ ڈالنے پر قطعی پیچھے کی طرف نہیں جھکتا بالکل اکڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس سے اندازہ ہو جاتا ہے۔ کہ یہ مضبوط قوت ارادی کا مالک ہے۔ یہ کسی کے سامنے جھکنا پسند نہیں کرتا۔ یہ قطعی غیر مفاہمت پسند ہوتا ہے۔ اگر اس کے ہاتھ کی دماغی لکیر بہتر ہے۔ تو یہ سچا اور اصولوں پر ڈٹ جانے والا ہوتا ہے۔ ایسے لوگ ٹوٹ جاتے ہیں مگر جھکنا پسند نہیں کرتے۔ ارادے کے پکے ہوتے ہیں۔ اپنی رائے پر قائم رہتے ہیں۔ ڈکٹیٹرانہ ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔ یہ کسی بات کو جب تک پایہ ثبوت کو نہ پہنچ جائیں تسلیم نہیں کریں گے۔ یہ جس بات کو صحیح جان لیں تو دنیا کی طاقت ادھر سے ادھر ہو جائے کبھی پیچھے نہیں ہٹتے قائداعظم کے انگوٹھے کی بالائی پور اور لمبائی کچھ اسی طرح کی تھی۔ لیکن حقیقتاً اس کا صحیح معنوں میں ادراک ہاتھ کی لکیریں دیکھ کر ہوتا ہے۔

۲۔ خمدار انگوٹھا: Supple Thumb

خمدار انگوٹھے کی پہچان یہ ہے کہ یہ لچکیلا اور نرم ہوتا ہے۔ اور انگوٹھے پر دباؤ ڈالنے سے پیچھے کی جانب جھکتا جاتا ہے۔ اگر بہت ہی لچکیلا ہو اور دباتے دباتے کلائی سے لگ جائے تو یہ بے حد تابعدار نرم طبعیت کا حامل ہوتا ہے۔ یہ کمزور سیرت و کردار کا مالک کہلاتا ہے۔ ایسے لوگ اپنے آپ کو حالات زندگی کے مطابق ڈھالنے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ جذباتی اور انتہا پسند ہوتے ہیں۔ دوستی میں مستقل مزاج نہیں ہوتے۔ نسوانی صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ فضول خرچ اور غیر محتاط ہو سکتے ہیں۔ خواہشات پر قابو کم ہی رکھ سکتے ہیں۔ ضرورت سے زیادہ فیاض اور رحم دل بھی ہو سکتے ہیں اگر ہاتھ کی لکیریں بہتر ہوں۔

پتلی کمر والا انگوٹھا: Waistlike Thumb

اس کی پہچان یہ ہے کہ اس کی درمیانی پور درمیان سے پتلی ہوتی ہے یہ عام قابلیت اور ذہانت کا پتہ دیتا ہے۔ اس کا حامل ہر معاملے میں ڈپلومیسی اور چالاکی سے کام لیتا ہے۔ عقل و تدبر سے کام نکالتا ہے یہ کامیاب ڈپلومیٹ قرار پاتا ہے۔

گرز نما بھدا انگوٹھا: Clubed Thumb

گرز نما جیسا کہ نام سے ظاہر ہے۔ یہ نہایت بھدا موٹا اور گول مٹول ہوتا ہے۔ انگوٹھے کی یہ قسم انتہائی وحشیانہ اور جاہلانہ فطرت کی عکاسی کرتی ہے۔ ایسے لوگ ظالم، خود غرض اور وحشیانہ صفات کے حامل ہوتے ہیں۔ مخالفت برداشت نہیں کرتے۔ کسی بات پر مشتعل ہو جائیں تو جرم کا ارتکاب بھی کر سکتے ہیں۔ اگر ہاتھ کی لکیریں خراب ہوں تو قتل اور غارت گری کے بھی مرتکب ہو جاتے ہیں۔ قاتلوں اور مجرموں کے انگوٹھے اکثر ایسے ہی دیکھنے میں آئے ہیں۔ اگر ہاتھ کی لکیریں بہتر ہوں تو سیاست دان بھی ہو سکتا ہے۔ مگر جابر سلطان کی طرح جیسے مسولینی اور ہٹلر۔ کیونکہ ان حکمرانوں کے انگوٹھے بھی اسی طرز کے پائے گئے ہیں۔

چپٹا یا مربع نما Spartulate Thumb :

چپٹے یا مربع نما انگوٹھے کی پہچان یہ ہے کہ جب اسے اوپر کی طرف سے دیکھا جائے تو اوپر کی طرف کھرپے کی طرح ہوتا ہے۔ اس کا سرا موٹا اور بھدا نہیں ہوتا بلکہ پچکا ہوا چپٹا ہوتا ہے۔ ناخن چھوٹا ہوتا ہے۔ اس طرح کے انگوٹھے کاروباری
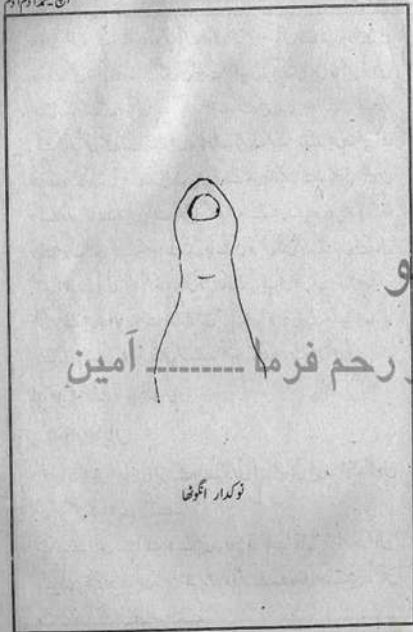
گرز نما گول انگوٹھا

چپٹا انگوٹھا

اور حساب دانوں، منشیوں کے ہوتے ہیں۔ وہ ہر کام عملی نقطہ نگاہ سے کرتے ہیں۔ آزاد خود مختار اور خود منش ہوتے ہیں۔

نوکدار انگوٹھا Conic Thumb :

اس انگوٹھے کی پہلی پور نوکیلی ہوتی ہے۔ یہ اپنے گردوپیش کے ماحول سے بہت زیادہ متاثر ہوتا ہے۔ خیالات کی دنیا میں گم سم رہتا ہے۔ ہوائی قلعے اور منصوبہ بندیاں کرتا رہتا ہے۔ حسن کا پرستار اور دلدادہ ہوتا ہے۔ فنون لطیفہ سے زیادہ شغف رکھتا ہے۔ خیال پرست کہلاتا ہے۔ خواتین کے انگوٹھے بھی اکثر ایسے دیکھنے میں آئے ہیں۔

انگلیاں Fingers :

بعض لوگوں کی انگلیاں غیر معمولی طور پر لمبی دکھائی دیتی ہیں۔ بعض کی درمیانی بعض کی غیر معمولی طور پر چھوٹی۔ اگر انگلیاں درمیانی متوسط ہوں جتنا کہ ہتھیلی اس صورت میں یہ ایک اچھے ذہن کی دلالت کرتی ہیں۔ ایسے شخص کے اندر عملی توازن ہوگا۔ اگر ہاتھ کی انگلیاں ہتھیلی سے لمبی ہونگی اس صورت میں ان کا حامل نکتہ چین، سوچ سمجھ کر بولنے والا، مگر سست الوجود ہوگا۔ اگر ہتھیلی اور انگلیاں انسانی جسم کے اعتبار سے چھوٹی ہوں تو اس صورت میں جسمانی اور ذہنی

نوکدار انگوٹھا

دونوں اعتبار سے چست و چالاک ہوگا۔ یہ علمی مسائل سے زیادہ دلچسپی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ اگر ہتھیلی کی نسبت انگلیاں زیادہ لمبی پائی جائیں تو اس طرح کے لوگ علمی مسائل سے زیادہ شغف رکھتے ہیں۔ ہر مسئلہ کے جزئیات کو سمجھنے کی کوشش میں لگے رہتے ہیں۔ پھونک پھونک کر قدم رکھتے ہیں۔ بحیثیت ادیب و فنکار انہیں تفصیلی جزئیات بیان کرنے میں ملکہ ہوتا ہے۔ چھوٹی انگلیوں والے لوگ نہایت ذہین بڑے ہوشیار سمجھدار ہوتے ہیں۔ یہ سوچ بچار پر زیادہ وقت صرف نہیں کرتے تفصیلات میں جانے کی کوشش نہیں کرتے بال کی کھال نہیں اتارتے ادنیٰ باتوں کو خاطر میں نہیں لاتے۔ ایک ہی نظر میں مسئلہ کی تہہ تک پہنچ جاتے ہیں۔ وہ اپنا وقت ضائع نہیں کرتے فوراً کام شروع کر دیتے ہیں۔ یہ لوگ رسمی پابندیوں کا خیال نہیں کرتے۔ اختصار سے کام لیتے ہیں ان کی ذہانت اور قابلیت قابل رشک ہوتی ہے۔

گرہ دار انگلیاں:

گرہ دار انگلیاں عموماً بڑی عمر رکھنے والے لوگوں کی پائی جاتی ہیں۔ حقیقتاً انگلیوں کی گرہ عقل و خرد کا پتہ دیتی ہے۔

یہ لوگ پختہ ذہن کے مالک ہوتے ہیں۔ وہ پہلے "بات کو تول"۔ "پھر منہ کھول" کے قول پر قائم ہوتے ہیں۔ ہر مسئلہ پر غور خوذ کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ تحقیق و تجسس اور غور و فکر ان کا خاصہ ہوتا ہے۔
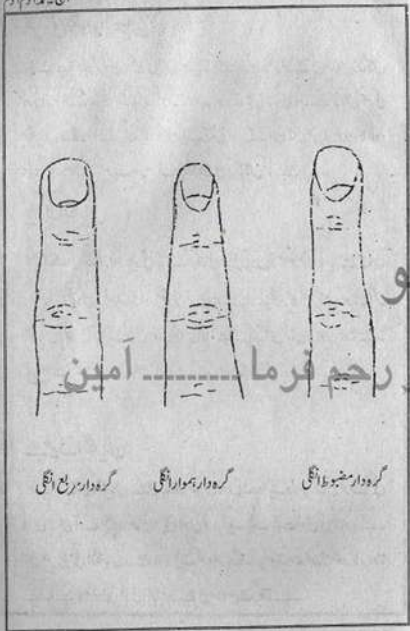
گرہ دار مضبوط انگلی — گرہ دار ہموار انگلی — گرہ دار مربع انگلی
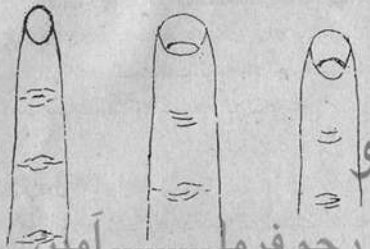
مخروطی ہموار انگلیاں:

سپاٹ اور ہموار مخروطی انگلیوں میں سوچنے سمجھنے اور غور وفکر کرنے کی صلاحیت نہیں ہوتی۔ وہ بے حد تیز جذباتی قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اس قسم کی انگلیاں رکھنے والے کچھ زیادہ کامیاب نہیں ہوتے۔ ان میں صبر وسکون کا مادہ بہت کم ہوتا ہے۔ صرف اور صرف خیالات کی دنیا میں گم رہتے ہیں۔

لچکدار انگلیاں:

اگر انگلیاں لچکدار اور پیٹھ کی جانب خم کھائی ہوئی ہوں تو معلوم ہونا چاہئے کہ ایسا آدمی فراخ دل، غیر محتاط اور فضول خرچ ہوتا ہے۔ یہ لکیر کا فقیر نہیں ہوتا۔ اگر انگلیاں اندر کی جانب مڑی ہوں تو اس حالت میں یہ شخص بخیل و کنجوس ہوتا ہے۔

یہ رجعت پسند انسان کی علامت ہے۔ قدامت پسند

بے عیب انگلیاں:

جب سب ہی انگلیاں بے عیب اور سیدھی ہوں نہ وہ ایک دوسرے کی طرف جھکی ہوں نہ ہی آگے پیچھے دکھائی دیتی ہوں تو یہ ایک نیک بخت آدمی کی نشانی ہے۔ اس طرح کی انگلیاں رکھنے والا نیک کردار ہوگا۔ یہ سلیقہ مند اور مستعد کار ہوتا ہے۔ اپنے کام کو بخیر وخوبی انجام دینے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

عمدہ بے عیب انگلی	عمدہ بے عیب چپٹی	عمدہ مخروطی انگلی

جھکی ہوئی انگلیاں:

درمیانی انگلی سب سے بڑی ہوتی ہے۔ اگر دیگر انگلیاں اس کی طرف جھکاؤ اختیار کریں تو اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ یہ شخص اخفٔے راز کا پکا ہوتا ہے۔ اسے راز چھپانے کا جنون ہوتا ہے۔ پست ہمت ہوتا ہے۔ خوشی کم ہی اس کے حصے میں آتی ہے۔ یہ اپنے ہم جنسوں سے بدخور ہتا ہے۔ یہ ضدا اکیلا اور غمگین رہتا ہے۔ اپنے دوست احباب سے بہت کم ملتا جلتا ہے۔ وہ طبعاً شکی مزاج ہوتا ہے۔

جڑی ہوئی انگلیاں:

انگلیوں کا ایک دوسرے سے مکمل پیوست ہونا۔ ایکدم جڑا ہونا جیسے کہ گوند سے چپکا دی گئی ہوں۔ انگلی ساری لمبائی کے ساتھ کہیں فاصلہ دکھائی نہ دے تو وہ شخص حالات کا غلام ہوتا ہے۔ وہ کولھو کے بیل کی طرح کام میں جتا ہوتا ہے۔ نہ خوشی و تازگی کا طالب ہوتا ہے۔ اور نہ نئے عمل کیلئے جستجو کرتا ہے۔ یہ بدستور حالات کے بندھن میں جکڑا ہوتا ہے۔

انگلیوں کے درمیان فاصلہ:

اگر انگلیوں کے درمیان میں فاصلہ نظر آئے اور انگلیاں جدا جدا دکھائی دیں تو اس کا حامل فراخ دل آزاد طبعیت کا مالک ہوتا ہے۔ یہ رسم و رواج کی پابندیوں کا

قائل نہیں ہوتا۔ آزاد منش معاشرے میں رہنا پسند کرتا ہے۔ فکر و عمل کی جدید راہیں تلاش کرتا ہے۔ اور آگے بڑھنے کا متلاشی رہتا ہے۔

پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان فاصلہ فکر و خیال کی آزادی، درمیانی اور تیسری انگلی کم کم ہی علیحدہ ہو دیکھی گئی ہے۔ مگر جب ایسا دیکھا جائے تو یہ کسی بھی حالت میں دب کر رہنا پسند نہیں کرتا۔

کلمے یا شہادت کی انگلی:

ہر انگلی اپنی خصوصی صفات رکھتی ہے۔ لہذا ان کا علیحدہ علیحدہ مطالعہ و مشاہدہ بے حد ضروری ہے۔ اس انگلی سے مذہبی رجحان، غرور و تمکنت، حکومت ایسے امور کا پتہ چلتا ہے۔ انگشت شہادت لمبائی کے اعتبار سے انگوٹھے اور چھوٹی انگلی سے بڑی ہوتی ہے۔ اور درمیانی انگلی سے چھوٹی اگر اس کا تیسری انگلی سے مقابلہ کیا جائے تو دونوں برابر دکھائی دیں گی۔ اس صورت میں بہت ہی خصوصیت کی حامل ہوتی ہے۔ ایسے شخص میں نظم و ضبط کا مادہ ہوتا ہے۔ یہ شہرت کی بے پناہ آرزو رکھتا ہے۔ اور اپنے اندر بلا کی صلاحیت رکھتا ہے۔ جدوجہد کا خوگر ہوتا ہے۔

اگر کلمے کی انگلی تیسری انگلی کے مقابلے میں چھوٹی ہو تو اس صورت میں آرزو اور تقاضے کا عروج کا پتہ چلتا ہے۔ اس کا حامل ہر کام کو بزور کرانے کی طاقت رکھتا

ہے۔ اگر کوئی رکاوٹ آجائے تو بیخ و بن سے ادھیڑ کے رکھ دیتا ہے۔ اور تشدد پر اتر آتا ہے۔ مزاج کا سخت گرم ہوتا ہے۔ یہ بھی دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ پہلی انگلی اگر دوسری انگلی کے برابر لمبی ہو یہ زندگی میں ایسے ہاتھ کی دلالت کرتی ہے کہ اس کی طبیعت میں دوسروں پر حکمرانی کرنے کا جذبہ بھرا ہے۔ اس کا حامل ظالم اور بیدرد ہوتا ہے۔ اخلاقی اقدار سے بے نیاز ہوتا ہے۔ لوگ اس سے ڈرتے ہیں ایسی انگلی رکھنے والوں کو اکثر حکمران، نواب، صوبے کا گورنر اور اعلیٰ عہدوں پر فائز دیکھا گیا ہے۔ مسولینی، ہٹلر، جواہر لال نہرو، نواز شریف کی انگلیاں تقریباً اسی طرز کی دیکھی گئی ہیں۔ ایسا لیڈر عنان حکومت سنبھالنے کے ہر حربے استعمال کرتا ہے۔ جو شخص اس کے مد مقابل آجائے اسے رستے سے ہٹا دیتا ہے۔ دولت مند ہوتا ہے۔ عیش و عشرت کی زندگی گزارتا ہے۔

درمیانی انگلی:

درمیانی انگلی تمام انگلیوں سے ممتاز حیثیت رکھتی ہے۔ طویل ترین بلکہ ہاتھ میں نمایاں ہوتی ہے۔ سب انگلیوں پر حاوی ہوتی ہے۔ فطری حسن اور ماحول سے رغبت کا پتہ دیتی ہے۔ فنون لطیفہ کا بھی اس سے تعلق ہوتا ہے۔ اگر درمیانی انگلی نوکدار ہو تو اس کی طبیعت سنجیدہ ہوتی ہے۔ خوشگوار مزاج کا حامل ہوتا ہے۔ اگر بےحد پتلی ہو جائے تو لہو و لعب اور برائیوں میں پھنس جاتا ہے۔ جب انگلی مربع

شکل اختیار کرے تو پرلے درجے کا مذہبی پرہیزگار ہوگا۔ وہ طبعاً مفکر اور دانشمندانہ رویہ اختیار کرتا ہے۔ جب چپٹی صورت اختیار کرلے تو قوم پسندی کے افسانے لکھنے والا اور رنگین موضوعات پر لکھنے والا ہوتا ہے۔

تیسری انگلی:

تیسری انگلی ہمیشہ درمیانی انگلی سے چھوٹی اور چھوٹی انگلی سے بڑی ہوتی ہے۔ اس کا تعلق آرٹ فنون لطیفہ سے ہوتا ہے۔ اس کا حامل ناموری اور شہرت حاصل کرنے کا خواہشمند ہوتا ہے۔ اقبال مندی کے گہرے احساسات رکھتا ہے۔ جب اس کی نوک پتلی نظر آئے تو کاروباری ذہن رکھتا ہے۔ بلند حوصلہ اور اعلیٰ تخیلات اور الہامی کیفیت پائی جاتی ہے۔ اگر اس کی نوک گول اور موٹی نظر آئے تو اداکاری کا شوق رکھتا ہوگا۔ نامور اداکار یا لکچرار ہو سکتا ہے۔

چوتھی انگلی یا چھوٹی انگلی:

چھوٹی انگلی خاص توجہ کی حامل ہے۔ اور ایسے عناصر کا پتہ دیتی ہے۔ جس کا تعلق فصاحت و بلاغت اور زبان دانی سے ہوتا ہے۔ اس کا حامل سائنس دان، لکچرار، مصنف، تاجر اور اعلیٰ درجے کا انجینیر ہو سکتا ہے۔

اگر یہ درمیان سے ٹیڑھی اور چھوٹی ہو تو بے ایمان دھوکے باز ہو سکتا ہے۔ نیز

اس طرح کی انگلی رکھنے والا ہر طرح کے عیب رکھتا ہے۔ اگر ہاتھ کی دوسری لکیریں بہتر ہوں تو یہی عیاری اور مکاری اچھی صفات میں بدل جاتی ہے۔ اگر اس کے آخری پور بالکل پتلی اور لمبی ہو تو مخفی علوم کا حامل ہوتا ہے۔ اس کی لمبی پور قوت بیان کا مادہ ظاہر کرتی ہیں۔ جب آخری پور مربع نما ہو تو عالم فاضل کی نشانی ہے۔

انگلی کی پوریں:

انگلی کی پہلی پور روحانیت کا پتہ دیتی ہے۔ پہلی پور ہلکی پھلکی نظر آئے تو مذہبی رنگ نمایاں ہوتا ہے۔ پکا مذہبی ہوتا ہے۔ دوسری پور سے انسان کے حوصلے اور اولوالعزمی کا پتہ چلتا ہے۔ جوش و خروش اور ولولے کا اندازہ ہوتا ہے۔ تیسری پور کا تعلق مادیت سے ہوتا ہے۔ حکمرانی کی خو کا پتہ چلتا ہے۔ فطرت کا پتہ چلتا ہے۔ علی ھذ القیاس چاروں انگلیوں پر انگلی کی خاصیت اور ان کے احوال سے اندازہ لگانا چاہیے۔

ایک واقعہ ملاحظہ فرمایئے:

میرے ایک دوست محترم عبدالغفور صاحب جو کہ اعلیٰ تعلیم یافتہ ہیں اور پھلوں کے جوس وغیرہ کا بزنس کرتے ہیں مجھے اپنے ایک دوست سے ملانے کیلئے صدر لے گئے اتفاق سے ان کے وہ دوست تو نہ ملے مگر ان کے بڑے صاحبزادے گھر پر تشریف فرما تھے چنانچہ انہوں نے بہت خاطر مدارت کی کھانے پر اعلیٰ قسم کی مٹھائیاں اور مشروبات پیش کیے اسی دوران ان صاحبزادے کے ہاتھ پر میری نگاہ پڑی غالباً ان کا نام کامران تھا، لگ بھگ تیس سال کے پیٹے میں تھے تعلیم ایم اے ان دنوں اپنے والد صاحب اور بھائیوں کے ہمراہ بندر روڈ پر الیکٹرونکس کا بزنس کرتے ہیں۔ اور بڑے بیوپاریوں میں شمار ہوتا ہے۔ میں نے معذرت خواہانہ انداز میں ان سے کہا کہ کیا میں آپ کا ہاتھ دیکھ سکتا ہوں۔ کہنے لگے کیوں نہیں ضرور بالضرور دیکھیے۔ میں نے بغور ان کے داہنے ہاتھ کا مطالعہ کیا پھر بائیں ہاتھ کو دیکھا۔ ان کے دائیں ہاتھ کی عمر کی لکیر لگ بھگ تیس سال کے دورانیہ کے مقام پر بالکل شکستہ بلکہ ٹوٹی ہوئی تھی مری نگاہ محض اسی لائن پر پڑ گئی تھی اسی لیے میں نے ان سے ہاتھ دیکھنے کی درخواست کی۔ میں نے پوچھا کیا عنقریب کسی مہلک بیماری سے واسطہ پڑا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ موت کے منہ سے بچے ہیں۔ یہ حضرت فوراً اچھل پڑے اور کہنے لگے انکل آپ کو کیسے معلوم ہوا۔ میں نے کہا کہ مجھے آپکی ہاتھ کی لکیر سے اس کا علم ہوا ہے۔

کہنے لگے کہ دو تین ماہ پہلے میں شدید بیمار پڑ گیا بیسیوں دن بیمار رہا۔ نوبت یہاں تک پہنچی کہ بچنے کے لالے پڑ گئے۔ ایک روز تو پورے خاندان کو اکٹھا کر لیا

اور سب گھر والے روپیٹ لئے پھر کسی بزرگ نے کہا کہ آیت کریمہ کا ختم کراؤ اور خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا کرو۔ اللہ خیر کرے گا۔ چنانچہ خاندان بھر اور محلے کے لوگوں نے آیت کریمہ ختم کی اور صدقہ وخیرات دی گئی اور خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا کی گئی۔ اللہ کے ہاں دعا قبول ہوئی اور میں نے آنکھیں کھول دیں گھر میں خوشی کی لہر دوڑ گئی اور بہت صدقہ وخیرات دی گئی خوشیاں منائی گئیں اور اب میں آپ کے سامنے ہوں۔ میں نے پھر بغور ہاتھ کا مطالعہ کیا دائیں ہاتھ پر میں 30 برس کی عمر میں عمری ریکھا ٹوٹی ہوئی تھی البتہ زہرہ کے ابھار پر لائن کے اندر کی جانب دوسری پتلی سی لکیر اس عمری لکیر کے برابر برابر گزر رہی تھی اس لکیر کے پیچھے ایک اور چھوٹی لکیر اسکی مدد کر رہی تھی۔

جبکہ بائیں ہاتھ پر عمر کی لکیر میں اس مقام پر دھبہ جیسا تھا۔ جو اس واقعہ کی نشاندہی کر رہا تھا۔ مگر لکیر بدستور سلامت تھی یہ اس بات کی دلیل تھی کہ بڑی مہلک بیماری سے نجات ملی ہے۔ خود اس نوجوان نے میرے دوست اور میرے سامنے اس بات کی تصدیق کی۔

اس میں شک نہیں کہ اس نوجوان کی عمری ریکھا عین تیس 30 سال کے مقام پر ٹوٹی ہوئی تھی مگر اللہ نے دعاؤں کے صدقے اسکو دوسری باریک پتلی لکیر کے ذریعہ مرمت کر دیا۔ اور تدبیر کارگر ثابت ہوئی۔ بائیں ہاتھ پر صحیح سالم ریکھا اس بات کی دلیل تھی کہ بروقت معقول کوشش کر لی گئی اور خدا کے حضور گڑگڑا کر دعا کی گئی تو اللہ تعالیٰ نے عمر میں برکت فرما کر شفایاب کر دیا۔

ہاتھ گھڑی

اللہ تعالیٰ نے انسان کو اشرف المخلوقات بنایا ہے۔ ایک اچھی شکل وصورت میں پیدا کر کے اس کے افعال کو ہاتھ کی گھڑیوں پر مرتب کر دیا ہے۔ جیسے کسی اچھی مشینری کی تمام تفصیلات کو اس مشینری کی بیرونی سطح پر لکھ دیا جاتا ہے۔ اس کی کارکردگی، درجہ حرارت، مقدار وغیرہ اسی طرح انسانی ہاتھوں پر تمام حالات و واقعات مرتب کر کے ہاتھ گھڑی پر ناخنوں کی شکل میں مختلف کیفیتوں کا حال لکھ دیا جاتا ہے۔ اب اس کا نگراں انسان ان کو دیکھ کر اصلاح احوال کرتا رہتا ہے۔ ناخنوں کے ذریعہ جسم کا درجہ حرارت، کارکردگی، بیماریوں اور نقائص کا پتہ چلتا ہے۔

ناخنوں کی اقسام:

ناخنوں کو پانچ اقسام میں تقسیم کیا جاتا ہے۔ وہ مندرجہ ذیل ہیں:۔

نمبر ۱۔ چھوٹے ناخن — نمبر ۲۔ بڑے چوڑے ناخن

نمبر ۳۔ لمبے ناخن — نمبر ۴۔ گول ناخن

نمبر ۵۔ تنگ اور لمبے ناخن۔

۱۔ چھوٹے ناخن:

جن کے ناخن چھوٹے پتلے سرخی مائل ہوتے ہیں۔ وہ ذہین، طباع تیز فہم انتہائی عقلمند ہوتے ہیں۔ نکتہ چین، ہنس مکھ اور ملنسار ہوتے ہیں۔ جن کے ناخن پتلے باریک چھوٹے ہوتے ہیں۔ تنگ مزاج، لیکن ملنسار بہت ہوتے ہیں۔ مگر جلد رنجیدہ خاطر بھی ہو جاتے ہیں۔ بلند پایہ خیال کے حامل بھی ہوتے ہیں۔ کسی کی بات کو تسلیم نہیں کرتے۔ اگر ناخن چھوٹے مگر نچلا حصہ پھیل کر چوڑا سا ہو جائے تو آدمی زیادہ ذہین ہوتا ہے۔ ایسا آدمی کاروبار میں بہت ترقی کرتا ہے۔ اگر ناخن کا رنگ بھورا مائل ہو تو اور بھی اچھی نشانی ہے۔ آدمی صحت مند ہوتا ہے، ہشاش بشاش رہتا ہے۔

۲۔ چوڑے ناخن

جن کے ناخن چوڑے پتلے ہوتے ہیں۔ وہ حلیم الطبع، نازک خیال اور لطیف مزاج کے حامل ہوتے ہیں۔ جن کے ناخن چوڑے اور موٹے ہوتے ہیں۔ نہایت ایماندار اور محنتی ہوتے ہیں۔ دل کے صاف اور سچے ہوتے ہیں۔ ایک دوسرے پر بھروسہ کرتے ہیں۔ فضول خرچ کرنے کے عادی ہوتے ہیں۔ نہایت فیاض بھی ہوتے ہیں۔ منصف مزاج اور بات کے پکے ہوتے ہیں۔ صحیح بات کرنا پسند کرتے ہیں۔
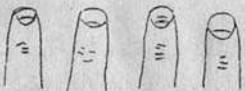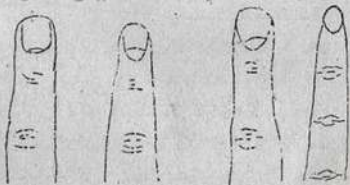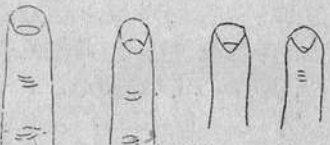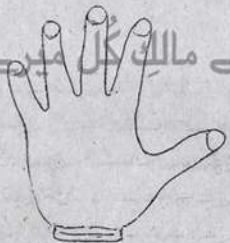
جن کے ناخن زیادہ چوڑے اور پھٹے پھٹے ہوتے ہیں۔ یہ جھگڑالو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ چوڑے ناخن کافی کشادہ ہوتے ہیں۔ اگر ان کا لمبائی سے مقابلہ کریں تو چوڑائی میں ذرا زیادہ ہی ہوتے ہیں۔ انگلی کے وافر حصے پر پھیلے ہوتے ہیں اور اپنے بڑے ہونے کا احساس دلاتے ہیں۔ اس کا حامل ہمیشہ دوسروں پر رعب گانٹھتا رہتا ہے۔ جھگڑالو طبیعت کا ہوتا ہے۔ بات کا بتنگڑ بنا لیتا ہے۔ صحت کے معاملے میں چوڑے ناخن برے نہیں ہوتے۔

۳۔ لمبے ناخن:

یہ ناخن نہ تو تنگ ہوتا ہے۔ اور نہ ہی زیادہ پھیلا ہوتا ہے۔ درمیانہ وضع کا ناخن کہلاتا ہے۔ اس ناخن کا حامل ہمدرد حساس اور ذوق سلیم کا حامل ہوتا ہے۔ اسے فنون لطیفہ سے بھی لگاؤ ہوتا ہے۔ یہ کسی حد تک نازک مزاج بھی ہوتا ہے۔ صحت کے اعتبار سے ایسے ناخن اچھے نہیں کہلاتے۔

۴۔ تنگ ناخن:

تنگ ناخن دوسری اقسام کے ناخنوں سے کافی مختلف ہوتے ہیں۔ یہ نہ تو گول اور نہ کشادہ ہوتے ہیں۔ بعض ہاتھوں میں تنگ اور طویل ناخن ہوتے ہیں۔ ایسے ناخن انگلی میں ایسے جڑے ہوتے ہیں جیسے ہیرا۔ ایسے لوگوں میں جوش و ولولہ ذرا کم کم ہی دیکھا گیا ہے۔ یہ لوگ کم ہمت اور کم کوش ہوتے ہیں۔ اگر ناخن

بہت تنگ اور طویل ہوں تو ریڑھ کی ہڈی کے مریض بھی ہو سکتے ہیں۔ ایسے لوگوں کو وزن وغیرہ اٹھانے سے اجتناب کرنا چاہیے۔

۵۔ گول ناخن:

یہ انگلیوں پر بٹن کی صورت جڑے ہوتے ہیں۔ بٹن کی طرح گول اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ گرچہ تندرست اور توانائی کے حامل ہوتے ہیں۔ مگر ایسے قسم کے ناخن والے لوگ دل وجگر کی بیماریوں میں مبتلا دیکھے گئے ہیں۔ ان کے گرد گوشت نمایاں نظر آتا ہے۔ یہ گوشت میں پیوست نظر آتے ہیں۔ یہ ناخن خاندانی ورثہ میں ملے ہوتے ہیں۔ اس خاندان میں دل کی بیماریاں زیادہ پائی جاتی ہیں۔ اس کے حامل بھی ذہین ہوتے ہیں۔ انگلیوں پر ناخن اعصابی بیماریوں کا خوب خوب پتہ دیتے ہیں۔

ناخنوں کے رنگ اور بیماریاں:

۱۔ جن کے ناخن گلابی رنگ کے ہوتے ہیں۔ ان میں گرمی خون زیادہ ہوتا ہے۔ ان کی صحت قابل رشک ہوتی ہے۔ عقلمند ذہین ہوتے ہیں۔

۲۔ جن کے ناخن سرخ ہوتے ہیں۔ وہ تندخو عیاش طبع ہوتے ہیں۔ جلد غصے میں آجاتے ہیں۔ ان کو پھوڑے پھنسیاں بہت نکلتے ہیں۔

۳۔ جن کے ناخن زرد رنگ کے ہوتے ہیں۔ یہ بدمزاج اور چڑچڑے ہوتے ہیں۔ جلد غصے میں آجاتے ہیں۔ ان کا جگر خراب ہوتا ہے۔ ان میں مرگی، یرقان کی بیماری پائی جاتی ہے۔

۴۔ جن کے ناخن سفید ہوتے ہیں۔ یہ خودغرض آرام طلب ہوتے ہیں۔ بلغمی طبعیت کے حامل ہوتے ہیں۔ ان کے بدن میں خون کی کمی پائی جاتی ہے۔

۵۔ ناخن بڑا، چوڑا، پتلا نیلا رنگ دل کی کمزوری کا پتہ دیتا ہے۔

۶۔ لمبے چوڑے بادام کی شکل رکھنے والے ناخن جو درمیان سے ابھرے ابھرے نظر آئیں، چمکدار ہوں کوڑی کے شکل کے ہوں تو تپ دق اور سل کی بیماری کا پتہ دیتے ہیں۔

۷۔ چھوٹے چھوٹے، گھرے ہوئے۔ گھٹے ہوئے، پتلے اور نیلے ناخن گلے کی خرابی یا گلے کے کینسر کا پتہ دیتے ہیں۔

۸۔ جب ناخن نیچے کی طرف مثلث نما ہوں تو فالج اور لقوہ کی شکایت ہوتی ہے۔

۹۔ چھوٹے ناخن ٹوٹے پھوٹے نیلے رنگ کے سرخی مائل ہوں تو جسم کے نچلے حصے میں پوشیدہ بیماریاں ہوتی ہیں۔

۱۰۔ جن کے ناخن گوشت میں پیوست ہوں اور ان پر چتیاں ہوں اور لکیریں ہوں تو گٹھیا، وجع المفاصل، خناق کے مریض ہوسکتے ہیں۔

۱۱۔ ناخن پھٹا پھٹا ناخن کی جڑ کا حصہ پتلا چپٹا اور آخری سرا ابھرا ہوا ہو تو اس کا حامل وجع المفاصل، عرق النساء اور نقرس کا شکار ہوتا ہے۔

۱۲۔ جن کے ناخن چھوٹے پتلے ابھرے ابھرے اور آخر میں خمدار ہوں اور ناخن کی جڑ نیلی دکھائی دے اور سارے ناخن پر لکیریں دکھائی دیں تو جان لو کہ اس قسم کے ناخن والا آدمی مرض ریڑھ کی ہڈی کا شکار ہوتا ہے۔

۱۳۔ جس کے ناخن پر سفید چتیاں ہوں اور ناخن گوشت میں پیوست نظر آئیں اور سفید لکیریں اتنی ابھر آئیں کہ ہاتھ لگانے سے محسوس ہونے لگے۔ اور ناخن سرخی مائل ہو جائے اور ناخن کی جڑ پتلی ہو جائے۔ تو اعصابی کمزوری کا پتہ چلتا ہے۔ جسم کے پوشیدہ حصے کا مرض بڑھ جائے۔ سوزاک میں مبتلا ہو۔ اختلاج قلب احتلام، اختناق الرحم کے مرض میں مبتلا ہو جائے۔

۱۵۔ جن کے ناخن بادام نما ہوں اور درمیان سے کونڈی کی طرح ابھرے ہوئے ہوں اسے غدود پھولنے، دق وسل کی بیماری اور دمہ کی شکایت ہوتی ہے۔

۱۶۔ ہاتھ کے ناخن پر بہت بڑا چاند نمودار ہو تو تھائی رائڈ گلینڈز کے ناقص عمل کا پتہ چلتا ہے۔

۱۷۔ الغوزے نما یا سانپ کے پھن والے ناخن جوڑوں کے درد اور وجع المفاصل کا پتہ دیتے ہیں۔

۱۸۔ سیاہ اور زردی مائل ناخن خون کی خطرناک بیماری کا پتہ دیتے ہیں۔

۱۹۔ ناخن کی جڑ کالی اور پھپھوند لگے ناخن جسم کے اندر رسولی یا کینسر کا پتہ دیتے ہیں۔

۲۰۔ چھوٹے چاند اچھی صحت کی نشانی ہوتی ہے۔

عمر کی سات منزلیں:

تخلیق انسانی کے علاوہ زمین و آسمان کی پیدائش بھی سات ہی دنوں میں وقوع پذیر ہوئی ہے۔ اسی طرح عمر طبعی کو بھی سات ادواروں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے اور وہ ادوار مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ نمو اول (جنین) پیٹ کے اندر بچے میں روح کا پڑنا۔
۲۔ نمو ثانی (حیات ثانیہ) ماں کے پیٹ سے بچے کا پیدا ہونا (ایام طفولیت)
۳۔ بچپن۔ لڑکپن
۴۔ جوانی۔ شباب
۵۔ کہولت۔ ڈھلتی جوانی
۶۔ بڑھاپا۔ شیخوختہ
۷۔ طور موت۔ ایام اجل

اب ہم ان سات مدارج کو 7x14=98 برس تسلیم کر لیں یا 100 برس کی عمر فرض کر لیں تو آسانی سے ہم اپنی عمر یا کسی دوسرے کی عمر کو معلوم کر سکیں گے۔

عمر معلوم کرنے کا طریقہ:

طریقہ: درمیانی انگلی جہاں ہتھیلی سے ملتی ہے۔ وہاں ایک لکیر بنتی ہے۔ یعنی یہ ہتھیلی کی لمبائی کی حد ہے۔ اب دوسری طرف جہاں ہتھیلی کا تعلق کلائی سے ہوتا ہے۔ وہاں دو تین گہری لکیریں ہوتی ہیں ان کو کلائی کی چوڑی کہا جاتا ہے۔ اب اوپر والی لکیر کو ہتھیلی کی آخری حد تصور کر لیں اب بڑی انگلی کی آخری لکیر سے کلائی کی اوپر والی لکیر کی پیمائش کر لیں۔ یہ فاصلہ لگ بھگ "4 یا "4.5 انچ ہوگا اب اس کل لمبائی کا نصف ناپ لیں اور ہتھیلی پر نشان لگا دیں۔ اب انگوٹھے کے گرد جو عمر کی لکیر واقع ہے۔ اس پر ہتھیلی والے نشان کے مقابل نشان لگا دیں۔ اس درمیانی نشان کو ۴۹ برس تصور کر لیں یعنی ہتھیلی پر یہ درمیانی نشان نصف عمر تصور ہوگا یا ۵۰ برس تصور کر لیں۔ اگر پچاس برس آپ نے تصور کیا ہے۔ تو اوپر والی زندگی کی لکیر کو سات برابر حصوں میں تقسیم کر لیں اور نیچے والے حصے کو بھی ۷ برابر حصوں میں تقسیم کر لیں۔ گویا آپ نے سات سات سال کے وقفے پر چودہ نشان لگا دیے۔ اس زندگی کی لکیر پر سات سات سال کے وقفے سے چودہ نشان لگ جائیں گے۔ ہر نشان کا درمیانی فاصلہ سات سال تصور کیا جائے گا اس طریقے سے زندگی کے ایک ایک سال کا حساب نکل آتا ہے۔

نوٹ:

اگر ہاتھ پر دل کی لکیر بالکل درست پائی جاتی ہے تو اس کو بھی اسی پیمانے سے پیائش کر لیں۔ مگر یہ چھوٹی بڑی ہو سکتی ہے۔ اس کی پیائش علیحدہ نوٹ کر لیں۔ پھر دماغی لکیر کی پیائش بھی اسی طریق سے کر لیں اس پیائش کو بھی علیحدہ نوٹ کر لیں اگر ہاتھ پر قسمت کی لکیر یا صحت کی لکیر بھی پائی جاتی ہے۔ تو کسی ایک کی پیائش کر لیں۔ اب ان آخری تین لکیروں کا جدا جدا فرق دیکھیں کہ ایکدوسری لکیر سے کس قدر کم یا زیادہ ہیں۔ اور پھر عمری لکیر کی پیائش سے موازنہ کر لیں تو خاصہ فرق نظر آئے گا۔ اب ان آخر کی تینوں لکیروں اور عمر والی پہلی لکیر سے اندازہ ہو جائے گا کہ ان کا حامل حقیقتاً کتنی زندگی پائے گا۔

اگر دماغی لکیر کی پیائش کم نکلتی ہے۔ بنسبت دوسری دو لکیروں کے یعنی قسمت اور دل کی لکیر سے تو عمر بھی اسی نسبت سے گھٹ جائے گی۔ اور اگر قسمت یا دل کی لکیر کم ہے تو بھی عمر کم ہوگی۔ ان آخری تین لائینوں کی لمبائیاں بھی نسبتاً معمول پر ہیں۔ تو پوری عمر پائے گا۔ ان تمام لکیروں کی اصل پیائش بائیں ہاتھ کی لکیروں سے مل سکتی ہے۔ ان لکیروں سے ملا لیا جائے اگر بائیں ہاتھ کے عین مطابق ہیں کم و بیش ذرا بھی نہیں ہیں تو عمر زندگی کی ریکھا کے عین مطابق ہوگی۔ اور دائیں ہاتھ پر دیگر لکیریں پیائش میں کم ہیں۔ تو بھی طبعی عمر کم ہو جائے گی۔

چاند ستاروں کا تعلق:

جی ہاں! ہمارے ہاتھ کے ابھاروں کا تعلق چاند ستاروں سے بھی ہے۔ یہ ابھار کل سات ہیں۔ پانچ کا تعلق انگلیوں کی گھائی سے ہوتا ہے۔ اور دو ہتھیلی کی باہر کی سمت واقع ہیں۔ ابھار وہ پر گوشت حصہ کہلاتے ہیں۔ جو ہتھیلی کی سطح پر ابھرے ہوئے ہوتے ہیں۔ اور بغور دیکھنے پر ٹیلے کی طرح معلوم ہوتے ہیں۔ ابھار کو ٹھیک اسی انگلی کے سامنے ہونا چاہیے جس کے آگے واقع ہے۔ ورنہ اس کے خواص بھی بدل جائیں گے۔

ا۔ شہادت کی انگلی کا ابھار:

اسے مشتری کا ابھار کہا جاتا ہے۔ یہ غرور تمکنت اور آرزو کا پتہ دیتا ہے۔ اگر ابھار اچھا نمایاں ہو تو عزت نفس اور پاکیزہ جذبات کی نشاندہی کرتا ہے۔ حکومت کا خواہاں ہوتا ہے۔ یہ موثر لب و لہجہ کا حامل ہوتا ہے۔ تقریر و تحریر کا دلدادہ ہوتا ہے۔ اچھے رنگ ڈھنگ سے زندگی گزارنے کا خواہاں ہوتا ہے۔ اگر پست ہو تو ست رو ہوگا کاروبار زندگی میں ترقی نہ کر سکے گا۔

۲۔ زحل کا ابھار:

دوسری انگلی کے نیچے والا ابھار زحل کا ابھار کہلاتا ہے۔ اس کا تعلق علم و حکمت اور دانائی سے ہے۔ گوشہ نشینی پسند کرتا ہے۔ اس کا ذہن تصوف کی طرف مائل ہوتا ہے۔ طبعاً نیک خو ہوتا ہے۔ امن و امان کی زندگی چاہتا ہے۔ اگر یہ ابھار زیادہ پھیل جائے تو اچھا نہیں۔ زیادہ دولت کی ہوس رکھتا ہے۔ فضول خرچ اور نمود و نمائش کا دلدادہ ہوتا ہے۔ جب یہ ابھار بالکل سپاٹ ہو تو اس کا حامل زندگی سے کورا ہے۔

۳۔ شمس کا ابھار:

تیسری انگلی کے نیچے والا ابھار سورج کا ابھار کہلاتا ہے۔ اس کا تعلق عزت و شہرت سے ہوتا ہے۔ اس کا تعلق ذہانت و خوبی سے ہوتا ہے۔ اگر ابھار اچھا تندرست ہے تو شعر و ادب اور آرٹ سے دلچسپی رکھتا ہوگا۔ فنکار و اداکار ہو سکتا ہے۔ اس کا حامل ناموری اور عظمت کا خواہاں ہوتا ہے۔ کامیابی اس کے قدم چومتی ہے۔ بے حد ذہین و طباع ہوتا ہے وہ عیش و عشرت کی زندگی گزارتا ہے۔

۴۔ عطارد کا ابھار:

چھوٹی انگلی کے نیچے عطارد کا ابھار ہوتا ہے۔ جب یہ ابھار موزوں ہو تو ذہنی صلاحیتوں کا پتہ دیتا ہے۔ علم و ادب اور سائنس سے لگاؤ ہوتا ہے۔ فصاحت و بلاغت میں اپنا ثانی نہیں رکھتا۔ انتہائی ذہین و طباع ہوتا ہے۔ سیر و سیاحت کا دلدادہ ہوتا ہے۔ جب یہ ابھار بہت زیادہ ابھرا ہوا نظر آئے تو طبیعت میں مکاری اور عیاری بھری ہوتی ہے۔ ہر طرح کے مشکل کام مکاری سے نکال لیتا ہے۔ اس ابھار کا حامل تجارت سے شغف رکھتا ہے۔ اگر ہتھیلی پر دوسری لائنیں اچھی ہوں تو بہت اچھا کاروباری ہوتا ہے۔ یہ علم و ادب اور سائنس سے بھی تعلق رکھتا ہے۔ اس کا حامل ڈاکٹر بھی ہو سکتا ہے۔

۵۔ مریخ منفی کا ابھار:

عطارد کے بالکل نیچے دل کی لکیر سے نیچے مریخ منفی کا ابھار ہوتا ہے۔ یہ ابھار دماغی لکیر اور دل کی لکیر کے عین درمیان واقع ہوتا ہے۔ یہ ابھار قوت مدافعت اور حوصلہ مندی کا ابھار ہے۔ اسی ابھار کے اندر غم و غصے پر قابو پانے کی صلاحیت پائی جاتی ہے۔ یہ کسی سے نہیں ڈرتا۔ مرد مجاہد ہوتا ہے۔ یہ کشادہ دل اور عالی ظرف ہوتا ہے۔ جب یہ ابھار ہتھیلی پر نظر نہ آئے تو پھر اس کا حامل بزدل ہوتا

ہے۔اس کے دوسری جانب ہتھیلی کی طرف انگوٹھے کے ساتھ مریخ مثبت کا ابھار ہوتا ہے۔

٦۔ چاند کا ابھار:

ہتھیلی کے آخری کونے پر مریخ منفی کے بالکل نیچے والا ابھار چاند کا ابھار کہلاتا ہے۔ یہ جسامت میں بڑا ہوتا ہے۔اور ہتھیلی کے بڑے حصے پر پھیلا ہوتا ہے۔یہ پاکیزگی اور طہارت کا حامل ہوتا ہے۔اس کا جھکاؤ باطنی امور کی طرف ہوتا ہے۔ صاحب وجدان ہوتا ہے۔اچھی سوجھ بوجھ رکھتا ہے۔سیر وسیاحت کا دلدادہ ہوتا ہے۔خاموش طبع ہوتا ہے۔روحانیت اور کشف والہام کا حامل ہوتا ہے۔اس کے باطن میں غیب دانی کی صلاحیت ہوتی ہے۔اگر اس کا ابھار حد سے زیادہ ابھرا نظر آئے تو غصہ ور اور تند خو ہوتا ہے۔یہ شخص ذکر وفکر کی وافر صلاحیت رکھتا ہے۔محفل مراقبہ میں بیٹھنے کا شوقین ہوتا ہے۔

۷۔ زہرہ کا ابھار:

چاند کے بالکل مقابل انگوٹھے کی جڑ کے ساتھ ابھار زہرہ کا ابھار کہلاتا ہے۔ یہ جزبہ محبت ہمدردی سے متعلق ہوتا ہے۔رنگین مزاج ہوتا ہے۔اگر یہ معقول

ابھرا ہوا ہو تو حلیم الطبع اور لطف وکرم کا حامل ہوگا۔دوسرے سے نرم برتاؤ کرتا ہے۔ بزرگوں کا احترام اور چھوٹوں سے شفقت رکھتا ہے۔محبّ وطن ہوتا ہے۔ ملکی قانون کی پاسداری کرتا ہے۔اگر یہ ابھار بہت زیادہ ابھرا ہوا نظر آئے تو بہت عیاش ہوگا۔عیش وعشرت کا دلدادہ ہوگا۔پھر اس کی اخلاقی قدریں بھی گر جاتی ہیں۔ بے شرم بدلحاظ اور خودلذتی کا شکار ہوتا ہے۔جب ابھار پست نظر آئے تو بے حس ہوتا ہے۔

ہتھیلی کی اہم لکیریں The Important Lines

۱۔ زندگی کی لکیر	Life Line
۲۔ دماغ کی لکیر	Brain Line
۳۔ دل کی لکیر	Heart Line
۴۔ صحت کی لکیر	Health Line
۵۔ قسمت کی لکیر	Luck Line

غیر اہم لکیریں Less Importent Line

۱۔ شادی کی لکیریں	Marriage Line
۲۔ وجدانی لکیر	Spiritual inclition
۳۔ حلقہ سلیمانی	Circle Sulemany
۴۔ حلقہ زہرہ	Circule of Venus
۵۔ شمسی لکیر	The Sun Line

۳۔ معمولی لائنیں Ordinary Lines

۱۔ سفر کی لکیر	Traval Line
۲۔ کلائی کے کنگن	Wrist Ring
۳۔ اولاد کی لکیریں	Childern Lines
۴۔ عیاشی کی لکیریں	Licentious Line
۵۔ پریشانی کی لکیریں	Frustration Lines

۱۔ عمر کی لکیر:

عمر کی لکیر کا آغاز انگوٹھے اور شہادت کی درمیانی جگہ سے ہوتا ہے۔ اور نیم دائرے کی شکل میں انگوٹھے کا چکر کاٹتی ہوئی نیچے کلائی میں پیوست ہوجاتی ہے۔ اس لکیر سے نہ صرف عمر معلوم ہوتی ہے۔ بلکہ عام جسمانی حالت کا بھی پتہ چلتا ہے۔ بیماریاں کب کس عمر میں لاحق ہونگی، مزاج اور جسمانی حالت اور ساخت کا پتہ چلتا ہے۔ ازدواجی معاملات، دنیاوی عروج وزوال، سفر وحضر وغیرہ۔ یہ لکیر اس وقت درست تسلیم کی جاتی ہے۔ جب انگوٹھے کے گرد اچھا دائرہ بنائے ٹوٹی پھوٹی نہ ہو۔ بہت چوڑی اور بہت باریک نہ ہو زنجیر نما نہ ہو۔

۱۔ جب یہ لکیر ہتھیلی کے اچھے خاصے حصے پر پھیلی ہو لمبائی میں زیادہ ہو تو درازی عمر کا پتہ دیتی ہے۔ ایسی لکیر رکھنے والا اپنے ماحول سے دلچسپی رکھتا ہے۔ عزیز و اقارب سے شفقت سے پیش آتا ہے۔ مل جل کر رہنا پسند کرتا ہے۔

۲۔ اگر انگوٹھے کے گرد تنگ حلقہ بناتی ہے تو کمزور جسمانی ساخت کا پتہ دیتی ہے اگر دائرہ بہت تنگ بنائے تو اولاد پیدا کرنے کی صلاحیت کم ہو اور بہت ہی تنگ ہو تو قطعی صلاحیت نہ ہو۔

۳۔ اگر یہ لکیر مشتری کے ابھار کے بالکل قریب سے شروع ہو یعنی انگشت شہادت کے نزدیک سے تو ایسے لوگ عالی مرتبت اور اچھے حوصلے کے مالک

ہوتے ہیں۔ان میں ضبط نفس اور قوت ارادی کا عنصر زیادہ ہوتا ہے۔

۴۔ اگر زندگی کی لکیر اپنی خاتمے پر چاند کی طرف نکل جائے تو ایسا آدمی دور دراز سفر کر کے اپنے وطن سے چلا جائے اور کہیں اور آباد ہو جائے۔اگر انگوٹھے کے نیچے اندر کی طرف جائے تو اپنے ہی وطن میں رہے۔

جب عمر کی لکیر سے متعدد چھوٹی چھوٹی لکیریں نکل کر اوپر کی طرف جائیں تو معلوم ہونا چاہیے کہ ایسا شخص جدوجہد سے ترقی کی منازل طے کریگا اور عمر کی لکیر پر جس مقام سے شروع ہوں عمر کا پتہ لگتا ہے۔ کہ کس زمانہ میں اس نے جدوجہد شروع کی۔

۵۔ اگر لکیر مشتری کی انگلی کی طرف چلی جائے تو معلوم ہوگا کہ ایسا شخص دوسروں پر حکمرانی کی خو رکھتا ہے۔ خوب خوب ترقی کرتا ہے۔اگر یہ لکیر ابھار زحل کے درمیان تک پہنچ جائے تو بہت عقلمند و دانا ہوگا۔اگر مشتری کے مقام پر ستارہ بھی پایا جائے یقیناً راج گدی کا مالک ہوگا۔بشرطیکہ ہتھیلی کی دیگر لکیریں بھی اچھی پائی جائیں۔

۶۔ اگر یہی لکیر قلبی لکیر تک جا کر رک جائے تو تکمیل عزائم کے راستے میں رکاوٹ ہوگی کاروبار میں ترقی یکدم رک جائے گی۔اس صورت میں محبت یا جذبات حائل ہوتے ہیں۔

۷۔ اگر کوئی لکیر قسمت کی لکیر تک چلی جائے اور اس کے ساتھ شامل ہو کر اوپر

۱_۲

۳_۴

۵_۶

چلی جائے قطع نہ کرے تو اچھی علامت ہے۔ جدوجہد میں کامیابی کی نشانی ہے ترقی کرے۔

۸۔ بعض دفعہ زندگی کی لکیر کے اندر کی طرف اس کے متوازی دوسری لکیر چلنے لگتی ہے یہ امدادی لکیر کہلاتی ہے۔ اور مریخ مثبت سے نکلتی ہے۔ یہ زندگی کی حفاظت کرتی ہے۔ اس سے عمر ریکھا کو بہت تقویت ملتی ہے۔ ایسے لوگ مشکل مشکل کام کر جاتے ہیں۔ اچھے انجینیر، جہاز راں، ہوا باز، موت کے کنویں میں موٹر سائیکل چلانے والوں یا جانوروں کے سدھانے والوں کے ہاتھ پر ہوتی ہے۔

۹۔ زندگی کی لکیر جب اپنے مقام سے انگر مشتری کی انگلی کی بالکل جڑ سے شروع ہو تو بہت سعد علامت ہے۔ اس لکیر کا اس طرح آغاز اقبال مند گھرانے میں پیدائش کی دلیل ہے۔ دولت و ثروت کے ماحول میں آنکھیں کھولتا ہے۔ اس کی ہر خواہش پوری ہوتی ہے۔ اس کے مزاج میں حکمرانی کی پیدائشی خو ہوتی ہے۔ وہ فطرتاً اپنی بات کو منوانے کا خوگر ہوتا ہے۔ وہ نڈر بے باک اور رحمدل ہوتا ہے۔ جس پر مہربان ہو جائے مالا مال کر دیتا ہے۔ نظم و نسق کے کاموں سے گہرا لگاؤ رکھتا ہے۔ ایسا شخص فیاض، منتظم اعلیٰ اچھی قدروں کا مالک ہوتا ہے۔

۱۰۔ جب زندگی کی لکیر آغاز پر دماغی لکیر سے ملکر شروع ہو اور جلد ہی جدا ہو کر اپنی راہ اختیار کرے جب ان دونوں کے مابین فاصلہ جو کے برابر ہو تو اچھی علامت

www.iqbalkalmati.blogspot.com
99
98
ایچ۔محمد آدم آدم
۸۔۷
۱۰۔۹
۱۱
مِرچُو
اِے مالك كُل میرے والدین پر رحم فرما .... آمین
www.iqbalkalmati.blogspot.com : مزید کتب پڑھنے کے لئے آج ہی وزٹ کریں

ہے۔ یہ علامت خود اعتمادی کا پتہ دیتی ہے۔

۱۱۔ اگر یہ فاصلہ ذرا زیادہ ہو جائے تو عجلت پسندی کا رجحان بڑھ جاتا ہے۔ اگر بہت زیادہ فاصلہ اختیار کرے تو پست ہمت کہلاتا ہے۔

زندگی کی لکیر پر پہلی انگلی کے نیچے ایک شاخ نمودار ہو اور وہ مشتری کے ابھار پر آجائے تو پتہ چلتا ہے وہ زندگی کے ابتدائی زمانہ میں والدین یا خاندان کو دنیوی فروغ حاصل ہو جاتا ہے۔ خاندان پر اس کا اثر اچھا پڑتا ہے۔ اس کے علاوہ ایک دو اور لکیر زندگی کی لکیر سے مشتری کے ابھار کی طرف جائیں تو اچھی علامت ہے۔ نہایت ہی علم و دانش کی نشانی ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے حصول کا پتہ چلتا ہے۔

۱۲۔ زندگی کی لکیر اگر ابتدائی حصے پر گلی پی نظر آئے بچپن کے ایام خراب گزریں بیماری، نزلہ کا پتہ چلتا [illegible] وغیرہ کی علامت بھی کہلاتی ہے۔

۱۳۔ زندگی کی لکیر کے آغاز پر جب دماغ کی لکیر اور زندگی کی لکیر پر جزیرہ پایا جائے تو خاص علامت تصور کی جاتی ہے۔ اس کے حامل کا سرپرست بچپن میں ہی مرجائے۔ اللہ کی نصرت پائے۔ آغاز پر جزیرہ ناط پیدائش کا سبب بھی ہوسکتا ہے۔

۱۴۔ زندگی اور دماغی لکیر کے اتصال پر اگر جزیرہ پایا جائے تو گلے کی خرابی کا پتہ

۱۲

۱۳

۱۴

٦١

٦١

٦١

دیتا ہے۔ گلے کا کینسر ہو سکتا ہے۔

۱۵۔ زندگی کی لکیر زہرہ کے ابھار کا احاطہ کرتی ہے۔ اس لکیر اور ابھار سے انسان کی زندگی کے چیدہ چیدہ حالات کا پتہ چلتا ہے۔ مثلاً جذباتی، جنسی، محبت جب یہ لکیر بہت گھیر دار ہو یعنی ہتھیلی کا بڑا حصہ کور کرتی ہو تو بہت اچھی علامت ہے اگر یہ ابھار گول اور اٹھا ہوا ہو تو طبیعت میں گرم جوشی اور میل ملاپ کا دلدادہ ہو گا۔ اس کا حامل جلد شادی کرنے کا شوقین ہوتا ہے۔ زندگی میں محبت و پیار کا رسیا ہو گا۔

۱۶۔ اگر زندگی کی لکیر کے اندر ابھار پر زندگی کی لکیر کے ساتھ ساتھ اور لکیریں بھی ہوں تو اچھی علامت ہے۔ حلقہ، احباب اور خاندان کے اور لوگ بھی معاون بن جاتے ہیں۔ ایسی ہر لکیر محبت، مدد کرنے والوں کا پتہ دیتی ہے۔

۱۷۔ اس ابھار پر آڑھی ترچھی اور لکیریں پائی جائیں اور ایک دوسری لکیر کو کاٹیں تو خاندانی لڑائی جھگڑے کی دلیل ہے۔ اگر ایسی ترچھی لکیریں افراط سے ہوں تو ایسے فرد کو اپنے جذبات پر قابو رکھنا چاہیے۔ ایسے شخص کو سوچ سمجھ کر قدم اٹھانا چاہیے۔ ایسی لکیریں خطوط انتشار کہلاتی ہیں۔

۱۸۔ اس لکیر کے اندر ابھار پر جزیرہ ہو تو انتشار اور بے چینی کی علامت ہے۔ طبیعت ناساز رہنے لگتی ہے۔ اگر جزیرے کا نشان لکیر کے خاتمے پر ہو تو آخری ایام مشکل میں گزریں۔ اگر چوکور کا نشان پایا جائے تو خطرے سے بچاؤ کی

۱۵۔۱۶

۱۷

علامت ہے۔ چوکور کا نشان اگر زندگی سے لگا ہوا ہو تو قید خانے کی علامت ہے۔
ایسی کئی لکیریں اگر ہوں تو کئی مرتبہ قید ہو سکتا ہے۔

۱۹۔ زندگی کی لکیر پر اگر دائرے کا نشان دیکھا جائے۔ تو عمر کے جس حصہ پر ہوگا آنکھوں کی بینائی خراب ہونے کا عندیہ ملتا ہے۔ لہٰذا احتیاط کی جائے۔ اگر دائرے کا نشان عمر کی لکیر پر دونوں ہاتھوں میں پایا جائے تو واقعی بینائی کے ختم ہونے کا امکان ہے۔

۲۰۔ اگر زندگی کی لکیر سے ایک شاخ نکل کر پہلی انگلی کے ابھار تک چلی جائے تو یہ بہت ہی سعد علامت ہے۔ وقار و عظمت سربلندی پائے۔ راج گدی کا مالک بنے۔ کسی کالج کا پرنسپل یا کسی بھی بڑے ادارے کا حاکم اعلیٰ بنے۔ اگر ملازمت پیشہ ہے تو عہدہ و ترقی پائے۔

۲۱۔ اگر ایسی شاخ زندگی کی لکیر سے دوسری انگلی کے ابھار تک چلی جائے تو یہ اچھی علامت ہے۔ تو اس کا حامل زمین جائیداد کا مالک ہو اچھا سا محل نما گھر بنوائے یہ مستقل جائیداد رکھنے کی علامت ہے۔ اگر بہت عمدہ اور نمایاں نظر آئے تو بہت ہی خوبصورت مکان بنائے گا۔

اگر ایسی ہی لکیر زندگی کی لائن سے نکل کر تیسری انگلی کے نیچے چلی جائے تو پتہ دیتی ہے کہ دنیاوی کامیابی و کامرانی حاصل ہوگی۔ اس کا حامل غیر معمولی ذہانت کا مالک ہوگا۔ دولت مند ہوگا۔ علم دوست اور صاحب وقار ہوگا یہ لکیر

۱۸

۲۰-۱۹

۲۳

دانشوروں اور فنکاروں کے ہاتھ پر پائی جاتی ہے۔

۲۲۔ اگر یہی لکیر زندگی کی لکیر سے نکل کر عطارد کی انگلی کے نیچے چلی جائے تو صنعت وتجارت کے میدان میں غیر معمولی کامیابی حاصل ہو، ناموری اور دولت ملے اگر یہی لکیر انگلی کی جڑ کو کاٹ کر انگلی میں داخل ہو جائے تو نقصان کا سبب بھی بن جاتی ہے۔

۲۳ زندگی کی لکیر کے اندر مریخ مثبت کے مقام سے کوئی لکیر نکل کر ابھار پر گرے تو ازدواجی زندگی کا خوشگوار میلان ظاہر کرتی ہے۔ شادی بیاہ کی قابل اعتماد نشانی ہے۔

۲۔ دماغ کی لکیر:

دماغ کی لکیر انگوٹھے اور شہادت کی انگلی کے درمیان سے شروع ہوکر ہتھیلی کے درمیان یا کبھی کبھار ہتھیلی سے پار نکل جاتی ہے۔ کبھی خمیدہ ہوکر ہتھیلی کے وسط میں چاند کی حدود میں چلی جاتی ہے۔ دماغ کی لکیر سے عقل ودانش، فکر و تخیل یادداشت، بھول وغیرہ کا پتہ چلتا ہے۔ اعصابی نظام، سر، گردن کا پتہ اور جسم کے تمام بالائی حصوں سے متعلق حالات و واقعات کا پتہ دیتی ہے۔ مثلاً کان، آنکھ، ناک وغیرہ۔

۱۔ یہ لکیر اکثر زندگی کی لکیر سے ملکر شروع ہوتی ہے۔ ستر فیصد لوگوں کے ہاتھوں پر اسی طرح پائی جاتی ہے۔ جب یہ زندگی کی لکیر سے ملکر شروع ہو اور سیدھی خط مستقیم بناتی ہوئی ہتھیلی کے پار نکل جائے تو پتہ دیتی ہے کہ اس کا حامل حقیقت پسند ہے اور اپنے کاموں کو عملی جامہ پہنانے کی صلاحیت رکھتا ہے۔

۲۔ اگر یہ لکیر آغاز سے سیدھی ہتھیلی کے درمیان چلی جائے۔ اور نہایت روشن دکھائی دے تو ایک اچھے ذہن کی دلیل ہے۔ یہ ہر معاملے میں چھانٹ پھٹک کر قدم رکھتا ہے۔ فطری طور پر یہ قدامت پسند اور رسم ورواج کا بندہ ہوتا ہے۔ وہ

اپنے ماحول اور خیالات کو کسی کے کہنے پر نہیں بدلتا۔

۳۔ اگر زندگی کی لکیر سے ملکر شروع ہو اور لگ بھگ انچ یا سوا انچ ملکر ہتھیلی پر سفر کرے تو یہ حد درجہ حساس آدمی کی نشانی ہے۔ ذرا ذرا سی بات پر اکھڑ جاتا ہے۔ اس کا حامل زیادہ عرصہ تک والدین کا دست نگر رہتا ہے۔ یہ ہر وقت بحث وتکرار میں الجھا رہتا ہے۔ نہ اسے اپنے پر بھروسہ ہوتا ہے نہ کسی اور پر بھروسہ کرتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ یہ اپنے دوست احباب میں بدنام ہوتا ہے۔

۴۔ بسا اوقات یہ لکیر میدان مریخ مثبت یعنی انگوٹھے کی طرف سے زندگی کی لکیر کو کاٹ کر نکلتی ہے۔ اور ہتھیلی پر اپنے مقام پر آجاتی ہے۔ جب لکیر اس مقام سے نکلے تو اس کا حامل تندخو جھگڑالو طبیعت کا حامل ہوگا۔ یہ ایک اچھا نقاد بھی ہوسکتا ہے۔ دماغ اور زندگی کی لکیر کو آپس میں اس طرح کاٹتے ہوئے پایا جاتا ہے تو ایسا شخص سخت جھگڑالو ہوتا ہے۔ معمولی معمولی باتوں پر فساد برپا کر دیتا ہے۔

۵۔ جب دماغ کی لکیر زندگی کی لکیر سے ذرا ہٹ کر شروع ہو تو اس کا حامل آزاد خیال اور اپنی مرضی کا مالک ہوتا ہے۔ اپنی سمجھ کے مطابق کام کرتا ہے۔ کسی دوسرے کی راہ پر نہیں چلتا۔ درحقیقت یہ لکیر حریت پسندی اور حوصلہ مندی کی لکیر ہے۔ یہ فاصلہ زیادہ نہ ہونا چاہیے۔ صرف جو بھر فاصلہ اچھا اثر رکھتا ہے۔ سیاستدان کے ہاتھ پر ایسی لکیر دکھائی دیتی ہے۔ ایسے لوگ اپنی راہ خود متعین

کرتے ہیں۔

۶۔ جب اس لکیر کا فاصلہ زندگی کی لکیر سے زیادہ ہو تو اس کا حامل طبیعت کا بے چین اور بے صبرا اور جلد باز ہوتا ہے۔ اس جلد بازی میں اپنا کام خراب کر لیتا ہے۔ اس کے خیالات جلد جلد بدلتے رہتے ہیں۔ فضول گوئی کا رسیا ہوتا ہے۔ کسی بھی کام میں بے دھڑک قدم اٹھاتا ہے۔ اپنے لئے مشکلات پیدا کرلیتا ہے۔ بڑے بڑے مسائل کے اندر اپنی ٹانگ اڑا دیتا ہے۔ یوں حالات کو زیادہ خراب کرلیتا ہے۔ اس طرح کے انسان سے دور ہی رہنا چاہیے۔

۷۔ بسا اوقات دماغ کی لکیر پہلی انگلی یعنی انگشت شہادت کے ابھار سے شروع ہوتی۔ اس قسم کی لکیر عظمت و وقار کی نشانی ہے اعلیٰ تعلیم پتہ دیتی ہے۔ زندگی میں کامیابی نصیب ہوتی ہے۔ یہ شخص غیر معمولی ترقی کرتا ہے۔ علم حاصل کرنے کا بہت شوقین ہوتا ہے۔ اس کا انداز بود و باش شاہانہ ہوا کرتا ہے۔ وہ اپنے حلقہ احباب میں باوقار اور عزت مند کہلاتا ہے۔ اعلیٰ قسم کی زندگی گزارتا ہے۔

۸۔ دماغ کی لکیر اگر ہتھیلی کی باہر کی جانب سے یعنی پشت سے نکل کر شروع ہو اور اس میں سے ایک شاخ پہلی انگلی کے ابھار پر چلی جائے اور لکیر صاف ستھری ہتھیلی کے درمیان چلی جائے تو اچھی علامت ہے۔ ایسا شخص اپنے جدی پشتی ماحول سے وابستہ رہتا ہے۔ اور اپنا اعلیٰ طرز حیات قائم کرتا ہے۔ ایسی لکیر

عظمت و استقلال کی دلیل مانی جاتی ہے۔ یہ اپنے ہمعصروں میں نمایاں ہوتا ہے۔ بڑے بڑے منصوبے بناتا ہے۔ ہمیشہ اپنے ارادوں اور منصوبوں میں کامیاب ہوتا ہے۔ یہ جس میدان میں قدم رکھتا ہے۔ کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔

۹۔ دماغ کی لکیر ہتھیلی پر زندگی کی لکیر سے جدا ہو اور ایک لکیر دماغی لکیر سے نکل کر نیچے کی طرف زندگی کی لکیر سے مل جائے تو اچھی علامت ہے۔ ایسا شخص گرچہ متلون مزاج ہوتا ہے۔ لیکن اس کا باطن روشن ہوتا ہے۔ یہ اچھی روش اختیار کرتا ہے۔ کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔

۱۰۔ اگر دماغ کی لکیر پر پہلی انگلی کے نیچے مشتری کے ابھار تک کوئی لکیر نکل کر چلی جائے تو بہت اچھی نشانی ہے۔ ایسا شخص اعزاز نام و نمود کا خواہاں ہوتا ہے۔ اس کے مراسم سرکردہ لوگوں سے ہوتے ہیں۔ حکومت کے بڑے بڑے لوگوں سے بھی اس کے تعلقات ہوتے ہیں۔ غریب پرور و کشادہ دل ہوتا ہے۔ ایسا شخص معاشرے میں اعلیٰ مقام رکھتا ہے۔ امداد باہمی کے کاموں سے دلچسپی رکھتا ہے۔

۱۱۔ اگر دماغ کی لکیر سے دو تین شاخیں نکل کر مشتری کے ابھار تک چلی جائیں تو بہت ہی اچھی علامت ہے۔ ایسا شخص بہت ہی امیر کبیر ہوتا ہے۔ یہ اپنی قابلیت سے دھن دولت پیدا کرتا ہے۔ ایسی لکیریں ذہنی استعداد اور قابلیت کا پتہ دیتی ہیں۔ اگر بجائے اوپر کی طرف جانے کی یہ شاخیں نیچے کی طرف

آجائیں تو پستی کی دلیل ہے۔ پھر یہ شخص جنسی رجحانات میں پھنس کر رہ جاتا ہے۔ بجائے ترقی کے تنزلی کی طرف لوٹتا ہے۔

۱۲۔ اگر دماغ کی لکیر سے شاخ نکل کر دوسری انگلی کے نیچے تک چلی جائے تو اس کا حامل مذہبی ہوتا ہے۔ یہ علامت مذہبی لوگوں کے ہاتھ پر ہوتی ہے۔ وہ عقائد کے معاملے میں سخت ہوتے ہیں۔ ان میں غرور بھی پایا جاتا ہے۔ ایسے لوگ بڑے نکتہ چین اور دوسروں پر تنقید کرتے رہتے ہیں۔ صوم وصلوۃ کے سختی سے پابند ہوتے ہیں۔ مگر یہ سخت طبیعت کے مالک ہوتے ہیں۔ ہمدردی کا ان کے اندر شائبہ تک نہیں پایا جاتا۔ تنگ نظر ہوتے ہیں۔

۱۳۔ دماغ کی لکیر پر اگر تیسری انگلی کے نیچے جزیرہ پایا جائے تو یہ آنکھ کی تکلیف کی طرف اشارہ کرتا ہے۔ کیونکہ سورج کا ابھار روشنی سے متعلق ہے۔ جب دماغ کی لکیر پر یا اس کے نیچے یا شمس کے ابھار پر جزیرہ پایا جائے تو یہ اس بات کی دلیل ہے کہ بینائی پر ضرور اثر پڑیگا۔ بعض دفعہ یہی جزیرہ دونوں آنکھوں کی بینائی ضائع ہونے کا پتہ دیتا ہے۔

۱۴۔ دماغ کی لکیر اگر صاف ستھری شروع ہو مگر آغاز میں جزیرہ دکھائی دے تو یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ گلے میں تکلیف ہوگی۔ ابتداء سے مراد ہے بچپن کی تکلیف۔ اگر کچھ فاصلہ طے کرنے کے بعد نظر آئے تو عمر کی اسی نسبت سے تکلیف شمار ہوگی۔ لہذا ابتداء میں ہی علاج معالجے کی طرف رغبت کرنا

چاہیے۔

۱۵۔ اگر دماغی لکیر پر مسلسل کئی جزیرے برابر برابر بنے ہوئے دکھائی دیں تو مسلسل بیماری کی طرف توجہ دیجائے۔ اگر دماغی لکیر پر دوسری انگلی کے نیچے جزیرہ پایا جائے تو کان وغیرہ کی تکلیف کا پتہ چلتا ہے۔

۱۶۔ دماغ کی لکیر پر اگر مکمل تکون نظر آئے تو یہ اچھی علامت تصور کی جاتی ہے۔ اگر ایک کے علاوہ دوسری تکون بھی پائی جائے تو نور" علیٰ نور" کے مصداق ہے۔ اگر عطارد کی انگلی کے نیچے تکون پائی جائے، تو تجارت یا سائنس میں کامیابی کی دلیل ہے۔

۱۷۔ دماغ کی لکیر اگر موج دریا کی صورت نظر آئے تو یہ انتہائی خراب علامت ہے۔ ایسے دماغ میں اخلاقی پستی اور غرور کا پتہ چلتا ہے۔ غصہ ور ہوگا۔ اگر عطارد کی انگلی کے نیچے ابھار کی طرف پہاڑی کی طرح کا نشان بنائے تو قاتل کی نشانی ہے۔

۱۸۔ طویل دماغ کی لکیر اچھی علامت شمار ہوتی ہے۔ ایسا شخص دور اندیش اور عقلمند ہوتا ہے۔ اچھی سوجھ بوجھ کا مالک ہوتا ہے۔

۱۹۔ دماغ کی لکیر درمیان میں اوپر کی طرف ابھار سا بنا کر قوس بنائے اور خم کھا کر چاند کی گھاٹی میں اتر جائے تو کچھ زیادہ اچھی علامت نہیں۔ اس کا حامل انتہائی سختی، جفاکش اور ایماندار ہوتا ہے۔ شعر و شاعری کی دنیا سے بھی تعلق رکھتا

ہے۔وہ بڑی بڑی قربانیاں دینے سے دریغ نہیں کرتا۔
ہرایک کی مدد کرتا رہتا ہے۔اگر موقع پڑ جائے تو جان دینے سے بھی گریز نہیں کرتا
مگر کوئی انکی اس نیک نیتی پر اس کی تعریف نہیں کرتا اکثر لوگ اس کی دل
آزاری کرتے ہیں۔یہ اپنے رویے اور محبت میں کسی قسم کی کمی نہیں کرتا۔نیک دل
ہوتا ہے۔

۲۰۔ دماغ کی لکیر اگر چھوٹی ہو اور وہ درمیانی انگلی کے نیچے آکر ختم ہو جائے تو
ایسا شخص زیادہ عقلمند نہیں ہوتا۔معمولی درجے کی سوجھ بوجھ رکھتا ہے۔مگر محنتی ہوتا
ہے۔اگر یہی لکیر بڑھ کر تیسری یا چوتھی انگلی کے نیچے تک چلی جائے تو اچھی
علامت ہے۔اس صورت میں عقلمند اور اچھی عمر کا حامل ہوگا۔

۲۱۔ جب دماغ کی لکیر ہتھیلی پر بالکل سیدھی چلی جائے نہ اوپر کی طرف
زیادہ اٹھی ہوئی اور نہ نیچے کی طرف زیادہ جھکی ہو بلکہ مستقیم کی طرح نظر آتی ہو
اچھی علامت ہے۔ایسا شخص ذہین قابل دور اندیش ہوتا ہے۔وہ رسم ورواج ملکی
قانون کی پاسداری کرتا ہے۔اچھا ہمسایہ اور اچھا شہری ہوتا ہے۔یہ کسی غلط
بات کو تسلیم نہیں کرتا۔

۲۲۔ بعض دفعہ دماغ کی لکیر کا پہلا حصہ تو سیدھا ہوتا ہے۔مگر درمیان میں پہنچکر
خم کھاتا ہوا چاند کی وادی میں داخل ہو جائے تو ایک بہت ہی اچھی علامت ہے۔
بڑی ہی اہمیت کی حامل ہے۔اس کا حامل فطری طور پر حقیقت پسند ہوتا ہے۔مگر
اس کی فطرت میں تخلیقی جوہر پرورش پاتے ہیں۔ بڑا ہی سلیقہ مند اور محنتی انسان

ہوتا ہے۔نہایت سچا اور قانون کا پاسدار ہوتا ہے۔ملک وقوم پر جان نچھاور
کرتا ہے۔

۲۲۔ اگر دماغی لکیر آخر میں دوشاخہ یا تین شاخوں میں تقسیم ہو جائے
تو بہت ہی اچھی علامت ہے۔مولانا ابوالاعلیٰ مودودی کے ہاتھ پر ایسی ہی لکیر
پائی جاتی تھی۔اب ان کی قابلیت کا اندازہ لگایئے۔سہ ذہنی صلاحیتوں کے حامل
تھے۔ مصنف وادیب،دانشور،سیاستدان،کاروباری ذہن رکھتے تھے۔بہت
ہی بڑے عالم فاضل تھے۔سینکڑوں کتابوں کے مصنف تھے۔لہٰذا اس طرح کی
سہ گوشہ دماغی لکیر تین شعبوں پر بیک وقت کام کرنے والے لوگوں کے ہاتھ پر
پائی جاتی ہے۔

۲۴۔ کبھی کبھار دماغ اور دل کی لکیر ایک ہی ہوتی ہے۔ان لکیروں کا
ایسا اتحاد غیر معمولی فطرت کا پتہ دیتا ہے۔اس کا حامل کسی بھی کام کے کرنے
میں مستعد ہوتا ہے۔یہ ارادے کا پکا یعنی دھن کا پکا ہوتا ہے۔جس کام کو ہاتھ لگا
دے پورا کر کے ہٹتا ہے۔زندگی میں کامیاب رہتا ہے۔بڑے بڑے منصوبے
بناتا ہے۔مل لگاتا ہے۔کارخانے بناتا ہے۔گرچہ جس کام میں بھی ہاتھ ڈالتا
ہے۔کامیاب وکامران رہتا ہے۔یہ بہت ہی ہمت ور اور حوصلہ مند شخص ہوتا
ہے۔

۳۔ دل کی لکیر:

اس لکیر کے نکلنے کے کئی مقامات ہیں!

کبھی کبھار یہ لکیر انگوٹھے اور پہلی انگلی کے نیچے سے نکل کر ہتھیلی کی دوسری جانب عطارد کی انگلی کے پار نکل جاتی ہے۔

کبھی پہلی انگلی کے ابھار سے شروع ہو کر ہتھیلی کے پار چلی جاتی ہے۔

کبھی پہلی انگلی اور دوسری انگلی کے درمیان گھائی سے نکلتی ہے۔

دوسری انگلی کے نیچے سے بھی نکلتی ہے۔

کبھی کبھار تیسری انگلی کے نیچے میدان سے نکلتی ہے۔

۱۔ جب یہ لکیر شروع سے آخر تک بے عیب ہتھیلی کے پار نکل جائے تو اچھی علامت ہے۔ ایسے لوگ روشن خیال اور زندہ دل پائے گئے ہیں۔ البتہ آغاز میں یا آخر پر کوئی شاخ ضرور نکلی ہونا چاہیے اگر بالکل ہی کسی شاخ و ثمر کے بغیر ہو تو اچھی نہیں ہوتی۔

۲۔ اگر یہ لکیر پہلی انگلی کے نیچے اس کے ابھار سے شروع ہو کر عطارد کی انگلی کے نیچے چلی جائے تو بہت سعد علامت ہے۔ اس کا حامل جذباتی اور رنگین مزاج ہوتا ہے۔ گرم خو ہوتا ہے۔ اس کی قوت برداشت بہت ہوتی ہے۔

۳۔ کبھی کبھار اپنی ہمشیرہ لکیروں سے جا ملتی ہے۔ یعنی زندگی، دماغ کی لکیر سے اس صورت میں اس کا حامل ہٹ دھرم ہوتا ہے۔ یہ اپنی بات منوانے پر دوسروں پر زور دیتا ہے۔ اس کے مزاج میں خود پرستی کا عنصر زیادہ ہوتا ہے۔ لوگ اس سے نالاں رہتے ہیں۔

۴۔ دل کی لکیر جب مشتری کے ابھار سے شروع ہو یعنی ابھار کے درمیان سے تو اس کا حامل خلوص پرور وفا کیش نرم رو اور باوقار ہوتا ہے۔ ایسے شخص کے دل میں دوسروں کے لئے بے پناہ محبت ہوتی ہے۔ یہ کشادہ دل اور اس کا دستر خوان وسیع ہوتا ہے۔

۵۔ دل کی لکیر جب پہلی اور دوسری انگلی کے درمیان سے شروع ہو اور تھوڑی سی جھک کر اپنی راہ پر آ جائے اور وہاں سے [illegible] کو پار کر لے تو اچھی علامت ہے۔ محبت کے بارے میں یہ لوگ اچھے جذبات رکھتے ہیں۔ ان کے قول و قرار میں سچائی ہوتی ہے۔ ایسا شخص کامیاب زندگی گزارتا ہے۔

۶۔ دل کی لکیر کبھی زحل کی انگلی کے نیچے سے شروع ہوتی ہے۔ ایسا شخص اپنے ذاتی تعلقات سے اپنی ضروریات پوری کرتا ہے۔ یہ تنگ نظر اور خود پرست ہوتا ہے۔ اس کی زندگی رنگینیوں سے بھری ہوتی ہے۔ اس کے حامل میں جنسی ہوس زیادہ ہوتی ہے۔

۷۔ دل کی لکیر مشتری کے ابھار سے شروع میں دو شاخہ ہو تو یہ خوش نصیب

انسان کا پتہ دیتی ہے۔ یہ قابل اعتماد دوست ثابت ہوتا ہے۔ لوگ اس کی دل سے عزت کرتے ہیں۔ اس کے جانثار اور وفادار ہوتے ہیں۔ یہ ہر انسان سے خوش اسلوبی سے پیش آتا ہے۔

۸۔ اگر دل کی لکیر ہتھیلی پر بے ثمر پائی جائے یعنی کوئی اور شاخ نہ تو آغاز پر نکلتی ہو اور نہ انجام پر تو یہ اچھی علامت نہیں کہلاتی۔ ایسا شخص سخت دل اور کم ظرف ہوتا ہے۔ اگر عورت کے ہاتھ پر ہو تو بانجھ ہو سکتی ہے۔ ایسی لکیر رکھنے والی اکثر عورتوں کو بے اولاد پایا گیا ہے۔

۹۔ اگر دل کی لکیر سے اوپر کی جانب کئی شاخیں نظر آئیں تو اچھی علامت ہے۔ ایسا شخص اپنی باطنی طاقت سے لوگوں کو مطیع کر لیتا ہے۔ اس طرح کی لکیر سے پتہ چلتا ہے۔ ایسا شخص اوصاف حمیدہ رکھتا ہے۔ جن کی کشش سے لوگ اس کی طرف کھنچے چلے آتے ہیں۔

۱۰۔ اگر دل کی لکیر سے کوئی شاخ نکل کر تیسری انگلی کے نیچے چلی جائے تو یہ بہت ہی اچھی علامت ہے۔ اس کا حامل شخص شہرت وعظمت حاصل کرتا ہے۔ یہ دوسروں کے دل میں گھر بنا لیتا ہے۔ کشادہ دل اور فیاض ہوتا ہے۔ اور اگر دوسری شاخ نکل کر عطارد کی انگلی کے نیچے چلی جائے تو دولت مند ہونے کی نشانی ہے۔ اکثر ایسے لوگوں کے ہاتھ پر دکھائی دیتی ہے۔ جو صنعت وتجارت سے وابستہ ہوتے ہیں۔

۱۱۔ دل کی لکیر اگر زنجیر دار ہو تو اچھی علامت نہیں ہے۔ ایسا شخص عیاش طبع ہوتا ہے۔ کسی کی عزت کا خیال نہیں کرتا۔ ایسا شخص دل کا مریض بھی ہو سکتا ہے۔ غرضیکہ اس طرح کی لکیر رکھنے والا انتہائی بدکردار اور بے حیا ہوتا ہے۔

۱۲۔ دل کی لکیر اگر موج دریا کی طرح ہو تو یہ کوئی اچھی علامت نہیں۔ ایسے لوگ غصہ ور اور چالاک ہوتے ہیں۔ اگر اس کے حامل کا انگوٹھا موٹا موگری نما ہو تو قاتل بھی ہو سکتا ہے۔

۱۳۔ دل کی لکیر میں اگر نیچے کی طرف سے قسمت کی لکیر میدان مریخ کے قریب آ کر ملے تو خوش نصیبی کی علامت ہے۔ دونوں ایک خط بن کر آگے چلی جائیں تو اچھی علامت ہے۔

۴۔ خط تقدیر:

خط تقدیر ہتھیلی کی پاتال سے شروع ہر کراوپر کی طرف سفر کرتا ہے۔
کبھی کبھار زندگی کی لائن سے ملکر شروع ہوتا ہے۔ کبھی ہتھیلی کے درمیان سے شروع ہوتا ہے۔ اس کا مخرج چاند کا ابھار بھی ہے۔
کبھی کبھار دماغ کی لکیر سے نکل کر پہلی انگلی یا دوسری انگلی کی طرف سفر کرتا ہے۔ کبھی ایسا بھی پایا گیا ہے۔ کہ دل کی لکیر سے نکل کر پہلی انگلی یا دوسری انگلی کی طرف رخ کرتا ہے۔

۱۔ اگر خط تقدیر کا آغاز خط زندگی سے شروع ہو اور شروع ہی سے گہرا اور چمکدار ہو تو ایسا شخص اپنی ذاتی صلاحیتوں سے دولت اور شہرت حاصل کریگا۔ لیکن اگر یہ خط کلائی کے آخر سے شروع ہو اور خط زندگی کے ساتھ ساتھ سفر کرتا ہوا پہلی انگلی کی طرف چلا جائے تو تمام تر زندگی والدین اور گھر والوں پر نچھاور کردے۔ زندگی میں ترقی کرے۔

۲۔ جب خط تقدیر کلائی کے درمیان سے شروع ہو کر سیدھا دوسری انگلی کے نیچے چلا جائے تو بہت خوش قسمتی کی علامت ہے۔ اگر چاند کے ابھار سے شروع ہو کر اوپر کی جانب سفر کرے تو کامیابی کی دلیل ہے۔ کلائی کی ابتداء سے درمیان تک لکیر نہیں ہوتی۔ بلکہ کئی مقام پر شروع میں ٹوٹی پھوٹی ہوتی ہے۔

اس کا مطلب ابتدائی زندگی میں اتنی مرتبہ اس کا معاشی سلسلہ ٹوٹتا رہا ہے۔ کئی مشغلے ٹوٹے بگڑے ہیں۔ آخر میں قسمت نے یاوری کی ہے اور دولت سے ہمکنار ہوا ہے۔
قسمت کی لکیر بعض دفعہ دماغ کی لکیر کے اوپر شروع ہوتی ہے۔ ہتھیلی کا باقی حصہ خالی ہوتا ہے۔ اور یہ لکیر دوسری انگلی تک چلی جائے اس کا حامل ادھیڑ عمر تک پریشانیوں میں گزارتا ہے۔ عمر کا زیادہ حصہ تنگدستی میں گزر جاتا ہے۔ یہ زندگی سے قطعی مایوس نہیں ہوتا۔ آخر کار کامیابی سے ہمکنار ہوتا ہے۔ خوش بختی اس کے قدم چومتی ہے۔ ایسا انسان محنت و مشقت کی زندگی سے کامیابی حاصل کرتا ہے۔

۴۔ بعض دفعہ پوری ہتھیلی قسمت کی لکیر سے خالی نظر آتی ہے۔ مگر آخر میں یکایک دل کی لکیر سے ایک شاخ نمودار ہو کر دوسری انگلی یا پہلی انگلی کی طرف چلی جاتی ہے۔ گویا یہی اسکی قسمت کی لکیر ہے۔ اور آخری عمر میں کامیاب و کامران ہوتا ہے۔ دراصل آخری عمر میں کوئی اولاد پیروں پر کھڑی ہو جاتی ہے۔ اور دولت کمانا شروع کر دیتی ہے۔ یوں یہ صاحب عمر بھر کی تکلیفیں بھول جاتا ہے۔

۵۔ قسمت کی لکیر اگر تیسری انگلی کے نیچے یعنی سورج کے نیچے چلی جائے تو یہ شہرت اور ناموری کی دلیل ہے۔ اسے فنون لطیفہ، موسیقی مصوری اور شعرو

شاعری سے رغبت ہوتی ہے۔ اور کامیابی عطا ہوتی ہے۔ لوگ اس کی عظمت کا لوہا مانتے ہیں۔ اگر یہ مصنف ہے تو ملک بھر میں اس کا چرچا ہوتا ہے۔

۶۔ قسمت کی لکیر اگر زحل کی انگلی کے نیچے سہ شاخہ ہو جائے تو اچھی علامت ہے ایسا شخص کامیاب زندگی گزارتا ہے۔ ذاتی صلاحیتوں سے فروغ حاصل کرتا ہے۔ عمر کے آخری ایام عیش وعشرت سے گزارتا ہے۔

۷۔ جب قسمت کی لکیر ہتھیلی سے شروع ہو کر عطارد کی انگلی کے نیچے چلی جائے تو اچھی علامت ہے۔ اس کا حامل کاروبار، علم وحکمت، سائنس کے میدان میں ترقی کرتا ہے۔ اسے اس کے ہر کام میں شہرت ملتی ہے۔

۸۔ بسا اوقات قسمت کی لکیر متوازی ایک دو لکیریں اس کے ساتھ ساتھ اوپر کو جاتی ہیں۔ یہ ایک اچھی علامت ہے۔ اچھی قسمت کا پتہ چلتا ہے۔ کامیابی کے مواقع زیادہ بڑھ جاتے ہیں۔

۹۔ کبھی کبھار قسمت کی لکیر پر اچانک مربع نمودار ہوتا ہے۔ اس کا مطلب ہے۔ کہ اس کا حامل کسی بڑے نقصان سے بچ نکلتا ہے۔ کبھی تکون بھی اس لکیر پر واقع ہوتی ہے۔ اس کا مطلب بھی تحفظ ہی نکلتا ہے۔

۱۰۔ کبھی کبھار قسمت کی لکیر کی اوپر والی چوٹی پر کوئی جزیرہ بن جاتا ہے۔ یہ یکا یک تنزلی کا پتہ دیتا ہے۔ گرچہ اس لکیر کا حامل ابتدائی زندگی میں خوش حال ہوتا ہے۔ عیش وعشرت کی زندگی گزارتا ہے۔ مگر اس جزیرے کی نمود سے اچانک زوال شروع ہو جاتا ہے۔

۵۔ صحت کی لکیر:

خط صحت عطارد کی انگلی سے شروع ہو کر ہتھیلی کے آخر میں خط زندگی سے آملتا ہے۔ بعض کا خیال ہے خط زندگی کی جڑ سے شروع ہو کر عطارد کی طرف جاتا ہے۔ کبھی کبھار زندگی کی طوالت کا بھی اس سے پتہ چلتا ہے۔

بہت سے ہاتھوں پر خط صحت بالکل مفقود ہوتا ہے۔ ہتھیلی پر اس کی عدم موجودگی بہت اچھی علامت ہے۔ ایسا شخص اچھی صحت کا حامل ہوتا ہے۔ خط صحت ٹوٹا پھوٹا ہو تو خرابی صحت کی علامت ہے۔

۱۔ جب صحت کی لکیر کلائی کے پاتال سے شروع ہو کر زندگی کی لکیر سے جدا جدا ہی اپنی فطری مقام پر پہنچ جائے تو ایک اچھی علامت ہے۔ یہ اپنی زندگی مسرت وشادمانی سے بسر کرتا ہے۔ بڑی عمر پاتا ہے۔ وہ اپنی طویل زندگی کے دوران قابل قدر ترقی کرتا ہے۔

۲۔ اگر صحت کی سالم اور بے عیب لکیر ہتھیلی کو عبور کرے اور اسکی ایک یا دو شاخیں نکل کر شس ریکھا کی طرف چلی جائیں تو اچھی علامت ہے۔ ایسی لکیر پتہ دیتی ہے۔ کہ کاوربار میں تبدیلی واقع ہوگی۔ مالی حالت بہتر ہونے کی دلیل ہے۔ اس میں آگے بڑھنے کی صلاحیت موجود ہے۔

۳۔ اگر صحت کی لکیر کٹی پٹی دکھائی دے تو یہ اچھی نشانی نہیں ہے۔ صحت کی خرابی

کی علامت ہے۔اس سے پتہ چلتا ہے۔معدے میں یا جگر میں خرابی ہے۔

۴۔ جب صحت کی لکیر کسی جزیرے سے نمودار ہوتو اچھی علامت نہیں یہ جسم میں پوشیدہ بیماری کی علامت ہے۔اگر صحت کی لکیر کے درمیان کوئی کراس پیدا ہو جائے تو صحت کی خرابی کی علامت ہے۔اچانک کسی حادثہ کا پیش خیمہ ہوگی۔

۵۔ اگر قسمت کی لکیر پر تارے کا نشان پایا جائے تو یہ بھی منحوس علامت تصور کی جاتی ہے۔اکثر ایسی علامت عورتوں کے ہاتھ پر پائی جاتی ہے۔ایسی عورت اکثر بانجھ ہوتی ہیں۔

۶۔ اگر قسمت کی لکیر اور صحت کی لکیر باہم گر ملکر ہتھیلی پر ایک مثلث بنائیں تو ایسے شخص میں کشف والہام کے عناصر پائے جاتے ہیں۔وہ فطرتاً نیک خو اور صالح آدمی ہوتا ہے۔ایسے لکیر کے حامل فرد کو ترقی وعروج ملتا ہے۔

۱۔ شادی کی لکیر: Marriage Line

یہ لکیر چھوٹی انگلی کے نیچے اور دل کی لکیر کے درمیان عطارد کے ابھار پر ملتی ہے۔ یعنی چھوٹی انگلی کے نیچے والی لکیر اور دل کی لکیر کے عین درمیان پائی جاتی ہے۔ اگر مٹھی کو بند کریں اور عطارد کے مقام پر دیکھیں تو یہ لائنیں واضح نظر آئیں گی۔ یہ لکیر دراصل ہتھیلی کی پشت کی جانب سے عطارد کے ابھار پر آتی ہے۔اس کے جاننے کے لئے دل کی لکیر کے جانب سے شمار ہوتا ہے۔اگر لکیر دل کی لکیر سے کم فاصلہ پر واقع ہے تو جلد شادی ہوگی اور زیادہ فاصلے پر ہے تو دیر میں ہوگی۔اس لکیر کو صاف ستھرا اور سیدھا ہونا چاہیے۔لکیر روشن اور چمکدار ہوتو زیادہ اچھی ہوتی ہے۔کبھی کبھار دو تین لکیریں بھی ملتی ہیں۔اس سے مراد ہے۔ اگر ان کا حامل ایک یا دو شادی کی طرف مائل ہو یا پہلی بیوی کی وفات کے بعد دوسری ہو۔یا محض منگنی کا تاثر ملتا ہو۔بہر حال لکیروں کا حال دیکھ کر بتایا جا سکتا ہے۔

۱۔ شادی کی لکیر اگر عطارد کے ابھار پر سیدھی،واضح اور روشن ہوتو اچھی علامت ہے۔ایسی لکیر دیرپا اور قابل اعتماد ہوتی ہے۔یہ خلوص ومحبت کی نشانی ہوتی ہے۔ اگر لکیر لمبائی میں زیادہ ہوتو اس کا اثر بھی موثر ثابت ہوتا ہے۔

۲۔ اگر یہ لکیر عطارد کی انگلی کی جانب خم کھا کر قوس بنائے تو اچھی علامت نہیں

ہے۔اس لکیر کا حامل شادی سے دلچسپی کم رکھتا ہے۔یہ خودغرض انسان کی علامت ہوتی ہے۔یہ شادی بیاہ کی ذمہ داریوں سے گھبراتا ہے۔

۳۔ اگر لکیر خم کھا کر دل کی لکیر پر جھک جائے تو اس کا حامل دوران حیات ہی شریک حیات سے بچھڑ جائے گا۔ یعنی شریک حیات جلد سفر آخرت اختیار کر لیگی اگر یہ لکیر بہت زیادہ آگے بڑھ جائے اور دل کی لکیر کو کاٹ کر نیچے اتر جائے تو بہت خراب ہوتی ہے۔

۴۔ جب یہ لکیر عطارد کے ابھار پر دوشاخہ ہو جائے تو اچھی علامت نہیں۔ یہ شادی اکثر طلاق پر ختم ہوتی ہے۔

۵۔ جب شادی کی لکیر سے کوئی لکیر نکل کر شمس کی طرف چلی جائے تو دولت مند گھرانے میں شادی ہوتی ہے۔ جب اس لکیر کے ساتھ دوسری لکیر بھی اسے چھوتی ہوئی ساتھ ساتھ گزرے تو شادی کامیاب رہتی ہے۔

۶۔ اگر شادی کی لکیر پر اوپر کی جانب برابر برابر کئی لکیریں نمودار ہوں تو یہ اولاد کی نشانی ہوتی ہے۔ جتنی لکیریں ہونگی اتنی ہی اولادیں ہونگی۔ باریک لکیریں لڑکیوں کی ہوتی ہیں اور موٹی لکیریں لڑکوں کی ہوتی ہیں۔

۷۔ بے اولاد اور بانجھ عورتوں کے ہاتھوں پر اس طرح کی نشانیاں ہونگی، زہرہ کا ابھار پست ہو، زندگی کی لکیر انگوٹھے کے گرد بہت تنگ حلقہ بنائے، صحت کی لکیر اور دماغ کی لکیر کے سنگم پر ستارہ ہونا، کلائی کا پہلا کنگن ٹوٹا ہوا ہو اور وہ ہتھیلی کے اوپر چڑھ آئے۔

۸۔ ماہرین دست شناس بعض دفعہ زہرہ کے ابھار پر زندگی کی لکیر کے ساتھ بھی شادی کی لکیروں کا ذکر کرتے ہیں مگر میرے خیال میں یہ بالکل غلط ہے۔

۲۔ وجدانی لکیر: Spiritual Line

یہ لکیر چھوٹی انگلی کے عین نیچے ایک ابھار ہے جو چاند کے آخری کونے پر یعنی ہتھیلی کے آخر پر پایا جاتا ہے۔یہ چاند کے آخری کونے سے عطارد کے کونے تک چلا جاتا ہے۔یعنی کمان کی صورت میں ہوتی ہے۔اس کے حامل میں ایک خاص فطری صلاحیت ہوتی ہے۔کہ وہ آنے والے حالات و واقعات کا قبل از وقت اندازہ کرلیتا ہے۔ اس کے حامل کو سچے خواب بھی نظر آتے ہیں۔جن کے ذریعے یہ آنے والے واقعات کو بخوبی اندازہ کر لیتا ہے۔بسا اوقات سالوں بعد آنے والے واقعات کو قبل از وقت دیکھ لیتا ہے۔ فہم و ادراک کی صلاحیت اس لکیر کے حامل میں پائی جاتی ہے۔

اگر اس فطری صلاحیت کی کسی رہنما کے زیر تربیت رہ کر مشق کی جائے تو یہ صلاحیتیں زیادہ ابھر آتی ہیں۔اور مستقبل کے حالات جاگتے میں دیکھ سکتا ہے۔ یورپ میں ایسے لوگ موجود ہیں جو باقاعدہ اسکی تربیت حاصل کرتے ہیں۔ قوس الہام جس ہاتھ پر ہوتا ہے۔یہ لوگ علم وعمل اور تحریر وتقریر کے بھی ماہر پائے جاتے ہیں۔۔ایسا شخص بے حد حساس طبیعت اور ذہن رسا لکیر پیدا ہوتا ہے۔تصویریں ملاحظہ فرمائیے۔

۳۔ حلقہ سلیمانی: Circle Sulemany

یہ حلقہ ہتھیلی پر پہلی انگلی کے نیچے ہوتا ہے۔ جس شخص کے ہاتھ پر یہ علامت ہوتی ہے۔ جاہ وجلال عقل وخرد اور لیڈر شپ کی زبردست صلاحیت رکھتا ہے۔ انگشتری سلیمانی تصوف سے محبت کا اظہار برملا کرتی ہے۔ ایسے شخص پر بزرگوں کی عنایت ہوتی ہے۔ اولیاء اللہ اسے عزیز رکھتے ہیں۔ اس کا حامل فطرت انسانی کو پڑھنے کی خوب خوب صلاحیت رکھتا ہے۔ اس کا حامل فطری طور پر علوم مخفی کی بھی سوجھ بوجھ رکھتا ہے۔ اس کا حامل عقلمند صاحب فکر ونظر اور حوصلہ مند ہوتا ہے۔ اور حکمت عملی سے اپنے لئے راہ عمل تیار کر لیتا ہے۔ حکومت و سیادت سے اس کا واسطہ ہوتا ہے۔ جس کے ہاتھ پر حلقہ موجود ہو وہ اعلیٰ درجے کا حکمران ثابت ہوتا ہے۔

فن دست شناسی میں اسے اولیت حاصل ہوتی ہے۔

حلقہ سلیمانی اگر نصف قوس کی شکل میں واقع ہو تو اس کے اثرات کچھ کم ہو جاتے ہیں۔ ہتھیلی کے نشانات میں یہ لکیر انتہائی سعد علامت کہلاتی ہے۔ ملاحظہ فرمائیے۔ یہ زیادہ تر مربع اور چپٹے ہاتھوں پر دکھائی دیتی ہے۔

۴۔ حلقہ زہرہ: Circle of Venus

حلقہ زہرہ حلقہ سلیمانی کی طرح زحل کی انگلی کے نیچے ہوتا ہے۔ یعنی درمیانی انگلی کے بالکل نیچے کبھی کبھار اس کا احاطہ تیسری انگلی تک وسیع ہو جاتا ہے۔ یہ اچھی علامت نہیں کہلائی جاتی۔ اسے بدبختی کی علامت تصور کیا جاتا ہے۔ جن ہاتھوں پر اسے دیکھا گیا ہے۔ وہ بالکل ہی کامیاب نہ تھے۔ ایسا شخص ضروریات زندگی کے لئے کچھ نہ کچھ پس انداز کر رکھتا ہے۔ عموماً جائیداد اور روپیہ پیسہ وغیرہ یکر ناگہانی آفات کی زد میں آتا رہتا ہے۔ اس کا حامل کبھی بھی فارغ البال نہیں رہتا۔ اس کے سامنے مالی مشکلات و دشواریاں آتی رہتی ہیں۔ وہ اکثر تہہ دست رہتا ہے۔ یہ ایام پیری بہت ہی مشکل حالات میں گزارتا ہے۔ یہ صدا غمگین اور مضطرب رہتا ہے۔

جوتش کے نتیجے میں ہے تائید رل کی
نکلا ہے قمر آج صعوبت سے زحل کی
آئی ہے گھڑی سکھ کی، چین کی کل کی
راحت کی، مسرت کی، عزائم کی عمل کی

(رسا دہلوی)

۵۔ شمس کی لکیر: Sun Line

شمس کی لکیر دراصل تیسری انگلی سے شروع ہوکر ہتھیلی کے پاتال میں اتر جاتی ہے۔ یہ زندگی میں نہایت کامیابی اور کامرانی کی لکیر گردانی جاتی ہے۔
اس کی ہتھیلی پر بے عیب موجودگی ترقی اور کامیابی کی علامت سمجھی جاتی ہے۔ اس کے حامل میں شعروادب، مصوری اور آرٹ کا ملکہ ہوتا ہے۔ نیز یہ دولت وحشمت کی جاوداں نشانی تسلیم کی جاتی ہے۔ اگر شمس کے ابھار سے شروع ہوکر ایکدم کلائی کے آخر تک چلی جائے تو بہت ہی بہتر تسلیم کی جاتی ہے۔ یہ شخص قابلیت اور عقلمندی کے بل بوتے پر کامیابی اور کامرانی حاصل کرتا ہے۔ جب یہ لکیر بے عیب طویل اور گہری پائی جائے تو دولت وثروت کی نشانی کہلاتی ہے۔ ایسا شخص کسی بھی فن یا علمی مشاغل میں خوب ترقی کرتا ہے۔ یہ شخص ذہین وطباع اور بلا کا دوراندیش ہوا کرتا ہے۔ یہ شخص ایک خاص مقام پر پہنچ کر اعلیٰ مرتبے پر فائز ہوتا ہے۔ غرضیکہ جس کے ہاتھ پر یہ لکیر پائی جاتی ہے۔ اعلیٰ نصیب کا حامل ہوتا ہے۔ یہ قسمت کی دوسری اعلیٰ لکیر کہلاتی ہے۔

۱۔ سفر کی لکیر Travel Line

بحری اور بری سفر کی لکیریں ہتھیلی پر پائی جاتی ہیں۔ چاند کی آخری کونے میں ہتھیلی کی بیرونی جانب سے لکیریں نکلتی ہیں اور چاند کے ابھار پر آجاتی ہیں۔ اگر لکیریں صاف ستھری واضح اور لمبی ہوں تو اچھے سفروں کی علامت ہیں۔ بحری سفر کی لکیر بری سفر سے زیادہ لمبی ہوتی ہے۔ ہوائی سفر کی لکیر کم لمبی ہوتی ہیں۔ ا۔

۱۔ اگر ہتھیلی کے آخر سے کوئی لکیر ابھار زہرہ کی حد تک چلی جائے تو یہ لمبے بحری سفر کی علامت ہے۔ اگر یہ لمبی بچپن میں ہتھیلی پر موجود ہو اور اس کے ساتھ دوسرا لمبا خط اس کو کراس کرتا ہو تو جوانی میں دوبارہ اتنا ہی سفر ضرور ہوگا۔ (یعنی ایک لکیر دوسری ساتھی لکیر کے ذریعہ کراس بنائے)

۲۔ اگر سفر کی لکیر ہتھیلی کے آخر سے نکل کر شمس کی لکیر کی طرف چلی جائے تو اچھی علامت ہے۔ دھن ودولت کے حصول کی نشانی ہے۔ سفر کی لکیروں کے آخر پر کوئی کراس کوئی جزیرہ اور مربع پایا جائے تو یہ علامتیں بہتر نہیں ہوتیں۔ سفر کی لکیر پر دائرہ بھی کوئی اچھی علامت نہیں ہے۔

۳۔ جب سفر کی لکیر پر کوئی شاخ نمودار ہوکر اوپر کی جانب سفر کرے تو اچھی علامت ٹیڑھی میڑھی سفر کی علامت بہتر نہیں ہوتی۔ سفر حقیقتاً اس وقت موثر ہوتی ہے۔ جب یہ چاند کے ابھار پر آجائے۔ یعنی ہتھیلی پر پوری طرح چڑھ جائے۔

۲۔ کلائی کے کنگن: Wrist Rings

کلائی اور ہتھیلی کے سنگھم پر آڑی لکیریں ہوتی ہیں۔ یہ تعداد میں اکثر تین دیکھی جاتی ہیں۔ کلائی پر ایک ایک جو کے فاصلہ تین آر پار لکیریں ہوتی ہیں۔ یہ کلائی کے کنگن کہلاتے ہیں۔

پہلا کنگن اگر صحیح سالم اور روشن ہو تو اچھی صحت کا آئینہ دار ہے۔

دوسرا کنگن اگر صحیح سالم نظر آئے تو مال و دولت کے حصول کی نشانی ہے۔

تیسرا کنگن مسرت و شادمانی کا مظہر ہوتا ہے۔

۱۔ اگر پہلا کنگن درمیان سے ابھار بنا کر ہتھیلی میں داخل ہو جائے تو اچھی علامت نہیں ہے۔ یہ عورتوں کے ہاتھ پر بانجھ پن کی علامت تصور ہوتا ہے۔ عورت کے حاملہ ہونے کی صورت میں نقصان دہ ثابت ہوتا ہے۔

اگر یہ تین کنگن بالکل صحیح سالم اور روشن نظر آئیں تو طویل عمر کی دلیل ہے۔ ان کا حامل خوش بخت و دولت مند ہوتا ہے۔

اگر یہ لکیریں ٹوٹی پھوٹی بھدی کمزور اور ٹیڑھی دکھائی دیں تو اچھی علامت نہیں ہیں۔ پرانے وقتوں میں ان لکیروں کو بہت اہم گردانا جاتا تھا۔

۲۔ کلائی کی لکیر کے عین درمیان چوڑیوں کے بیچ اگر کوئی جزیرہ دکھائی دے تو حصول دولت کی نشانی ہے۔ اگر اسی مقام پر کراس دکھائی دے یہ بھی اچھی نشانیوں میں شمار ہوتا ہے۔

۳۔ کلائی کی ان چوڑیوں کے درمیان اگر تارے کا نشان نظر آئے تو بہت اچھی علامت ہے۔ یہ غیروں سے حصول دولت کی نشانی ہے۔

۳۔ اولاد کی لکیریں: Childern Lines

اولاد کی لکیریں شادی کی لکیر کے اوپر عمودی کھڑی نظر آتی ہے۔ بسا اوقات اسقدر باریک ہوتی ہیں۔ کہ خوردبین سے نظر آتی ہے۔ موٹی اور لمبی لکیر لڑکوں کے لئے اور پتلی اور باریک لکیریں لڑکیوں کے لئے ہوتی ہیں۔ بعض مفکرین نے دوسرے مقام یعنی ابھار زہرہ پر بھی اولاد کی لکیروں کی نشاندھی کی ہے۔ مگر یہ کچھ حقیقی دلیل معلوم نہیں ہوتی۔ جدید تحقیق سے پتہ چلا ہے۔ عطارد کی انگلی کے نیچے ہی یہ لکیریں پائی جاتی ہیں۔

اکثر دیکھنے میں آیا ہے۔ کہ یہ لکیریں عورتوں کے ہاتھوں پر ہی نمایاں نظر آتی ہیں۔ جبکہ مردوں کے ہاتھوں پر بہت ہی کم دیکھنے میں آتی ہیں۔

عورتوں کے ہاتھ پر بانجھ پن کی علامت ہے۔

۱۔ ابھار زہرہ کا پست ہونا۔ یعنی ہتھیلی سے بالکل معدوم ہونا۔

۲۔ زندگی کی لکیر انگوٹھے کے گرد بہت تنگ حلقہ بنائے۔

۳۔ دماغی لکیر کے آخر پر یا سنگھم پر ستارے کا نشان

۴۔ کلائی کا پہلا کنگن ٹوٹا ہوا ہونا اور اس کا ہتھیلی کے ابھار پر چڑھ آنا۔

۴۔ عیاشی کی لکیر: Licentious Line

بسا اوقات یہ لکیر صحت کی لکیر کے ساتھ ساتھ اوپر کو سفر کرتی ہے۔ کبھی کبھار زندگی کی لکیر کے اندر شروع ہوتی ہے۔ اور صحت کی لکیر کے ساتھ اوپر کی طرف سفر کرتی ہے۔ کبھی زندگی کی لکیر عمر کی لکیر کے آخر سے ابھار زہرہ سے نکل کر چاند کے ابھار پر نصف دائرہ کی قوس بناتی ہے۔ اور ہتھیلی کے نیچے آخر میں اتر جاتی ہے۔ یہ ہتھیلی پر موج دریا کی طرح بھی دکھائی دیتی ہے۔

۱۔ جب یہ صحت کی لکیر کے قریب سے نکل کر نیم دائرہ بناتی ہوئی ہتھیلی کے سامنے کی طرف پار نکل جائے تو اچھی نشانی نہیں ہے۔ اس کا حامل از حد [illegible] ہوتا ہے۔ اسے اخلاقی اقدار کا کوئی پاس و لحاظ نہیں ہوتا۔ جنسی ہیجان کا غلام ہوتا ہے۔ شراب و نشہ کا رسیا ہوتا ہے۔

۲۔ بعض ہاتھوں پر یہ لکیر موج دریا کی صورت میں پائی جاتی ہے۔ اس کا حامل بڑا عیاش طبع ہوتا ہے۔ تمام نشوں کا عادی ہوتا ہے۔ مغربی ملکوں میں ایسی لکیریں اکثر مردوں اور عورتوں کے ہاتھوں پر عام پائی جاتی ہیں۔ یہ نشانی اکثر بہت امیر کبیر خاندانوں کے ہاتھ پر ملتی ہے۔

۳۔ جب یہ لکیر چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کی صورت میں واقع ہو تو انتہائی خراب

حالت کو پیش کرتی ہے۔ اس کا حامل جنسی غلام ہوتا ہے۔ پرلے درجے کا بے شرم، بے حیا ہوتا ہے۔ یہ شخص بہت جلد اپنے مال و دولت کو برباد کر دیتا ہے۔

۴۔ اگر یہ لکیر زہرہ کے ابھار سے شروع ہو کر عمر کی لکیر کو کاٹتی ہوئی چاند کے ابھار پر آ جائے اور نصف گول دائرہ بناتے ہوئے ہتھیلی کے آخر میں اتر جائے تو بے حد منحوس علامت ہے۔ ایسا شخص بہت ہی جنسی ہوس کا شکار ہوتا ہے۔ یہ نہایت بدکردار اور عیاش ہوتا ہے۔ یہ ہزاروں سینکڑوں عورتوں کو اپنی ہوس کا نشانہ بناتا ہے۔ یہاں تک جانوروں تک کو نہیں بخشتا یہ جنسی لذات کا غلام ہوتا ہے۔ پکا اغلام باز اور خود لذتی کا شکار ہوتا ہے۔

۵۔ پریشانی کی لکیر: Frustration Line

زندگی کی لکیر کے گرداگرد اندر کی جانب جو ابھار ہوتا ہے۔ وہ زہرہ کا ابھار کہلاتا ہے۔ کیونکہ زندگی کی لکیر اس کو احاطہ کرتی ہے۔ اسلئے زندگی میں ہونے والے اکثر معاملات اسی لکیر سے متعلق ہوتے ہیں۔ رنج وغم، راحت وخوشی، اسی ابھار سے تعلق رکھتے ہیں۔

پھر اسی متعلقہ انسان کے تمام دوست، دشمن عزیز واقارب کا بھی اسی ابھار سے تعلق رہتا ہے۔ چنانچہ اس ابھار پر جو لکیریں انگوٹھے کی جڑ سے نکل کر زندگی کی لکیر کی طرف رخ کریں، یہی لکیریں۔ پریشانی کی لکیریں کہلاتی ہیں۔ انگوٹھے کی ابتدائی جڑ جہاں سے زندگی کی لکیر نمودار ہوتی ہے۔ اس کا نصف حصہ قریبی عزیز وغیرہ اور خاندان کے لوگوں کا ہوتا ہے۔ باقی نصف حصہ دوست و احباب سے متعلق ہوتا ہے۔ اس جانب جو لکیریں نکل کر زندگی کی لکیر کی طرف جائیں وہ دوست واحباب کی طرف سے رخنہ اندازیاں شمار ہوتی ہیں۔ اگر یہ لکیریں زندگی کی لکیر کو قطع کریں تو بہت خراب اثر رکھتی ہیں۔ ان کا حامل انتہائی مشکلات میں گھرا ہوتا ہے۔

۱۹۰۱ء سے ۲۰۰۰ء تک کا معلوماتی انسائیکلوپیڈیا

بیسویں صدی

ایک نظر میں

20th Century

ترتیب و تالیف

زاہد حسین انجم